Al-Ghiyas Minal ma-as
Fi
Tahqiqit-Talaqatis salas
by
Abu Nasr

۲۸۶

الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان

معينة

الحمد للہ کہ رسالۂ نافعہ صحیفۂ کاملہ معینۂ اہلسنت مہینۂ اہل بدعت

موسوم بہ

العجب العجاب

فی

تحقیق الطلقات الثلاث

تصنیف لطیف تالیف منیف جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی سنت سنیہ ماحی بدعت دنیہ وحید عصر فرید دہر جناب مولانا مولوی سید محمد ابو النصر صاحب گیلانوی بہاری دام فیضہ الجاری ابن مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم

۱۳۱۵ھ

باہتمام

عبد الوحید غلام صدیق حنفی الفردوسی مہتمم مطبع اعوان اہلسنت و جماعت حنفیہ

مطبع مینن حنفیہ طبع سی فرزین مکرر مطبوع خاص و عام ہوا

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ فکر المعرف بالذکر جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب ساکن موضع گیلانی پرگنہ بہار

چو شد تحریر این فتوی بکمل بنظر فاضلان محبوب آمد
ہر آن چیزیکہ قلبم آرزو داشت بحمد اللہ کہ آن مطلوب آمد
مدلل از دلایل گشت چندان مخالف ہم بر آن محجوب آمد
چو بیند این رسالہ را بانصاف بدل گوید کہ نغز و خوب آمد
رحیما جست چون تاریخ طبعش دلش گفتا زہے مرغوب آمد

۱۳۱۵ھ

ولہ ایضا سنہ عیسوی

بر مخالف چو سنگ سخت آمد کین رسالہ جدید چاپ شدہ
دوستان را نوید فرحت باد فتوی دلپذیر چاپ شدہ
سن عیسی دل رحیم بگفت حجت بے نظیر چاپ شدہ

۱۸۹۸ء

قطعۂ تاریخ از مولف رسالہ ہذا کہ از حذف دو الف از لفظ اعدا از مصرع ثانی سن طبع بر می آید

رسالہ ہوا جبکہ چھپکر تمام تو مطبوع خاطر ہوا خاص عام
توجہ سے جنکے یہ فتوی چھپا کیا انسکے چھپنے میں جلد اہتمام
مزین ہین با علم و فضل و کمال ذہین و فتین اور ذی الاحتشام
گرامی ہمم قاضی عبد الوحید رئیسان پٹنہ مین ہین ذی الکرام
وہ فتوای احناف کے ہین کفیل مخالف کی ہی جسمین تردید تام
معزز رہین اپنے اقران مین مکرم خدا اونکو رکھے مدام
مین ممنون ہون انکے احسان کا لیا اسکے تصحیح کا انتظام
مین بیٹھا تھا تاریخ کے فکر مین یکایک ملک نے دیا یہ پیام
سر و پائے اعدا قلم کرکے کہہ مخالف پہ حجت یہ ہے لا کلام

۱۳۱۵ھ
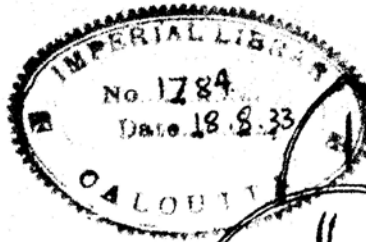
رسالہ
الغیاث من المعاث
فی
تحقیق الطلقات الثلاث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک یا من نور قلوبنا بلوامع التوحید والعرفان ونشکرک یا من زین صدورنا بحلل الھدایت والایمان ونصلی علی نبیک محمدن الذی محی ظلمت الکفر والطغیان ونسلم علی رسولک احمد الذی مبشر بلسان کل نبی بالاتیان وعلی آلہ واصحابہ الذین بلغوا الشواھق المدارج برسوخ الایقان دایما الی بقاء الزمان اما بعد **مقدمہ** زمانہ ہوا کہ ایک استفتا بہ نسبت طلاق ثلاث فی مجلس واحد کے مع جواب نظر سے گذرا تھا۔ مجیب نے مخالفت ایمہ اربعہ وجمہور مجتہدین وفقہا ومحدثین وجمہور صحابہ وتابعین بلکہ اجماع کا کرکے بزعم غیر نفع الامری اپنے بربنائے حدیث حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۵ کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافت عمرؓ طلاق الثلاث واحدۃ ھ کے طلاق ثلاث جلسہ واحدہ کو فتویٰ طلاق رجعی کا دیا طرفہ ماجرا یہ کہ تعمیل پر اس فتویٰ کے کوشش وہدایت بلیغ کی جاتی ہے بعض بعض اشخاص کو اس فعل کا مرتکب بھی کرا دیا تکلف تو یہ کہ عوام کو جو کالانعام ہین معتقد
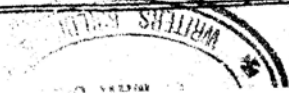
فی الکلام بنانے کیلئے بہت سے صحابہ کبار وتابعین خیار کا بلا سند نام شمار کر کے انکو بھی اس فتوی منکرہ کا قائل بتایا
بلکہ امام ابوحنیفہ رح کو بھی زبردستی اپنا ہمخیال بنایا حالانکہ جتنے صحابہ کے نام شمار کئے ہین انھون سے بسند صحیح طلاق مغلظ
ہونیکا فتوی منقول ہے کما سیجئ بالفعل جو زمانہ کا انداز ہے کہ ہر شخص تتبع رخصات موافق ہوسات کا درپے ہے
کسی مسئلہ مین جسپر دل نے خواہش کیا کسی ایک دو مجتہد کا فتوی اسکے عمل کرنے پر اسکے ڈٹ گئے یہ نہین خیال کیا کہ
مسائل شاذہ متروکہ پر عمل کرنا ممنوع ہے کون مسئلہ متروکہ ایسا نہین ہے کہ جسمین دو ایک مجتہد سے اباحت منقول
نہو دیکھو حلت نکاح متعہ کی طاؤس عکرمہ وغیرہ سے منقول ہے مگر اس اباحت کا کسی نے اعتبار نہین کیا متعہ حرام
ہی ہے طبیعت آسان طلب ہو گئی مسائل متفقہ سہلہ پر تو لوگ عمل کرنیمین سہل انکاری کرتے ہین تو پھر ایسے
مسئلہ مین جسمین ذرا نفس کی مخالفت ہو کیونکر عمل کرنے پر آمادگی ہوگی پس ڈھونڈھ ڈھانڈ کر کسی رای حسب طبع
پاکر دستور العمل بنا ڈالا اور اسی کی رای کی تائید مین رسالہ سیاہ کر دیا۔ اس فتوی طلاق نے بہی لوگونکی دلونکو متزلزل
کر دیا ہے بعضون نے تو طلاق ثلاثہ دیکر پھر رجوع بھی کر لیا توالد وتناسل بھی جاری ہے انکی اولاد ونسل پر کیا حکم لگایا
جائیگا ذرا عقل سے سمجھ لیجیئے اگر اس فتوی منکرہ کی انسداد کی جانب علما توجہ نکرینگے ابطال پر اسکی قلم نہ اٹھائینگے
تو نسلین انسانی پھر کیا ہونگی لوگ بر بنائے مذہب جمہور ارتکاب مین حرام کے مبتلا رہینگے۔ گو مین ایسا نہین ہون
کہ کسی مسئلہ مین قلم فرسائی کرون لیکن ایسی حالت مین کہ مین دیکھ رہا ہون کہ لوگ درپے اشاعت اس فتوی
مردودہ کی ہین اور مخالفت حدیث وآیات وفتاوی صحابہ کا کچھ باک نہین کرتے ہین چپ رہنا محض خلاف
دیانت وشرم کی ہے۔ لہذا تحقیق حقہ اس بات کی کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ مین مغلظہ ہوتی ہے لکھنا ضروری سمجھا شعر
اگر بینی کہ نابینا وچاہ است * اگر خاموش بنشینی گناہ است * تاکہ لوگ اصل حقیقت سے واقف ہوکر اس فتوی پر عمل کرنے
سے باز رہین اور نام اس رسالہ کا **الغیاث من المعاث فی تحقیق الطلقات الثلاث** رکھا
اللہ جل شانہ سے مین دعا کرتا ہون کہ لوگ اس رسالہ عجالہ کو پڑھکر مذہب حق سے واقف ہوکر عمل سابقہ سے متنبہ ہوجائین
وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰه ف یہ رسالہ کسی خاص رسالہ کا جواب نہین ہے بلکہ نفس مسئلہ طلاق کی تحقیق ہے۔

تمہید مسایل طلاق مین برخلاف مذہب جمہور کے بعض بعض شاذ لوگونکی مخالفت گو منقول ہی لیکن مع مخالفت
شذ و ذوہ معتبر نہین ہی ابن قیم نے زاد المعاد مین لکھا ہی کہ اس مسئلہ طلاق مین چار مذہب ہین۔ ایک مذہب یہ ہے
اگر کوئی شخص اپنی بی بی مدخولہ بہا و غیر مدخولہ بہا کو تین طلاق بالاجمال ایک جلسہ مین دے یعنی یون کہے
تجھکو تین طلاق دیا یا بالتفریق ایک جلسہ مین دے یعنی یون کہے کہ تجھکو طلاق دیا۔ تجھکو طلاق دیا۔
یا بالتفریق تین طہر مین تین طلاق دے یعنی جب جب حیض سے پاک ہو ایک ایک طلاق تینون
طہر مین دے ان سب صورتون مین طلاق مغلظ ہو جائیگی بغیر نکاح کئے دوسرے مرد سے شوہر
اول پر حرام ہے یہ مذہب ہو ایمہ اربعہ و جمہور تابعین و کثیر صحابہ کا۔ دوسرا مذہب یہ ہی کہ اگر کوئی شخص تین
طلاق بالاجمال یا بالتفریق ایک جلسہ مین دے تو ایک طلاق بھی نہین پڑیگی کسی نے امام احمد رح کیطرف اس
مسئلہ کی نسبت کی تو امام احمد رح نے فرمایا کہ یہ مذہب شیعہ کا ہی اسیطرف ابن حزم بھی مائل ہے
تیسرا مذہب یہ ہی کہ اگر کوئی شخص تین طلاق بالاجمال یا بالتفریق ایک جلسہ مین دے تو ایک طلاق پڑیگی
یعنی ایک طلاق رجعی پڑیگی یہ مذہب ہے محمد ابن اسحاق و طاؤس و عکرمہ کا اور متاخرین سے حافظ ابن تیمیہ کا۔
چوتھا مذہب یہ ہی کہ اگر بی بی مدخولہ بہا ہی تو تین طلاق ایک جلسہ مین دینے سے طلاق مغلظ پڑیگی اور اگر
غیر مدخولہ بہا ہی تو ایک شمار کیجائیگی بغیر حلالہ کے نکاح اُسے جائز ہی یہ مذہب ہے ایک جماعة اصحاب حضرت ابن
عباس رض کا اور یہی مذہب اسحاق ابن راہویہ کا ہی تمام ہوئی عبارت ابن قیم کی ترجمتہ۔ لیکن ابن قیم نے
تیسرے مذہب کی یعنی طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ کی طلاق رجعی ہوگی تائید کی ہی اور اُسکے ثبوت کیطرف
زور دیا ہی لیکن حق یہ ہی کہ طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ مین ہو یا جلسات متفرق مین تین طلاق مغلظہ ہوگی وُہ
عورت بغیر حلالہ شوہر اول سے نکاح نہین کر سکتی اور یہی بات قرآن و احادیث و فتاوی صحابہ سے ثابت ہی
بلکہ اسی بات پر قرن خلافت مین حضرت عمر رض کی اجماع ہو گیا کسی صحابہ سے اختلاف بعد اُسکے مروی نہین ہے بلکہ
جو جو صحابہ قبل مین بسبب خفا کے رجعی کے قائل تھے پھر رجوع کر گئے جیسا کہ آگے آتا ہی قرن تابعی مین اگر بعض چیدہ

لوگون سے جو قول بالرجعی مروی ہی وہ اجماع سابق کا معارض نہین ہی اب تفصیل وار دلائل قرآن و حدیث و
فتوی اصحابہ کی بیان ہوتی ہین اور اثناے ذکر مین مباحث بھی کیئی جائینگی۔ ف التماس ناظرین کی خدمت مین
گذارش ہی کہ اس رسالہ کو قلب مصفی و تامل صادق و فکر صحیح سے ملاحظہ فرمادین ہر ہر مباحث کو نظر انصاف سے
غور کرین پھر حسبتہ للہ تحری کر کے راے صائب قایم کرین کہ طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ رجعی ہی یا مغلظ محض
اس خیال سے کہ رجعی کہہ چکے ہین اب مغلظ کہنے مین سُبکی ہی ہرگز شان محققین سے نہین ہی دیکھئے اصحاب کرام
اگر حق بات ادنی درجہ کی لوگون سے بھی سُنتے تھے تو قبول کرنے مین عار و ننگ نہین فرماتے تھے یہ مسئلہ
مثل آمین و رفع الیدین کے نہین ہی یہ مسئلہ حلال و حرام کا ہی نہایت تحقیق و تامل سے کام لینا چاہیئے ذری سی
لغزش مین سخت مہلکہ مین پڑنیکا ڈر ہی بلکہ مناسب ہی کہ جمہور مجتہدین سلف کی تحقیقات پر اعتماد و اکتفا
کر کے اسکے موافق فتوی دین مذہب شاذہ کی پیروی کرنیکی حاجت نہین ہی الشاذ کالمعدوم۔ ید اللہ علی الجماعۃ

فصل اوراہل اسلام مین طلاق کی تعداد مقرر نہ تھی لوگ طلاق غیر متناہی دیتے تھے اور پھر رجوع کر لیتے تھے
جس سے عورتون کا نہایت حرج ہوتا تھا تو اللہ جلّ شانہ نے اُس طلاق کو محدود فرمادیا اور حکم دیا کہ جس عورت کو تین
طلاق دیجاے وہ عورت اُس شوہر پر حرام ہو گئی جب تک کہ دوسری شادی کر کے اُس سے ہمبستر نہولے اور دو
طلاق تک حق رجعت شوہر کو رہتا ہی **حدیث** قال البغوی روی عروۃ ابن زبیر قال کان
الناس فی ابتداء الاسلام یطلقون من غیر حصر ولا عدد کان الرجل اذا طلق امرأتہ
فاذا قاربت انقضاء عدتہا راجعہا ثم طلقہا کذالک راجعہا القصد مضارتہا
فنزل الطلاق مرتان فاذا طلق ثلاثا لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ انتہی ۰ افی
تفسیر مظہری **ترجمہ** ابتداے اسلام مین لوگ طلاق بغیر شمار کے دیتے تھے یعنی طلاق
یا دس یا بیس۔ دیتے تھے۔ اور جب عدت ختم ہونیکو آتی تھی تو پھر رجوع کر لیتے تھے۔ بغرض ضرر رسانی
عورت کے پس نازل ہوئی آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ۔ یعنی دو طلاق تک حق رجعت شوہر کو باقی رہتا ہی اور جب

تین طلاق دیا تو اُس عورت کو بغیر نکاح کئے دوسرے شخص کے شوہر اول سے نکاح کرنا حلال نہیں ہی **حدیث**
روی ابو داؤد والنسائی من طریق یزید النحوی عن عکرمہ عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی
وبعولتھن احق بردھن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا کان الرجل اذا طلق امرأتہ کان احق برجعتھا
وان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلک۔ الطلاق مرتان **ترجمہ** ابو داؤد اور نسائی نے حضرت ابن عباس سے
روایت کیا ہی شان نزول مین آیت الطلاق مرتان کے کہ قبل مین مردون کو بسبب قول اللہ تعالی وبعولتھن
احق بردھن (کی یعنی مرد لوگ بعد طلاق کے رجعت کر سکتے ہین) بعد تین طلاق کے بھی رجعت کرنیکا حق باقی
رہتا تھا لیکن الطلاق مرتان۔ سے بعد تین طلاق کے حق رجعت کا منسوخ ہوگیا۔ یعنی اب بعد تین طلاق کے
عورت شوہر اول پر حرام ہو جاتی ہی یہان تک کہ دوسرے مرد سے شادی کرلے اس حدیث کو ابو داؤد نے باب
نسخ المراجعت بعد ثلاث مین لایا ہی۔ الطلاق مرتان کی شان نزول جب معلوم ہوچکی تو اب پوری آیت سنئے
جس سے ثابت ہوتا ہی کہ عورت بعد تین طلاق کے حرام ہو جاتی ہی **آیت** اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ۔ فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ
ترجمہ بعد دو طلاق دینیکے یا عورت کو ٹھہرالے یعنی رجعت کرلے بطریقہ مناسب کے یا تیسری طلاق بہتری
کیساتھ دیدے اور جب تینون طلاق دیدیا تو وہ عورت حلال نہین ہی شوہر پر یہان تک کہ دوسرے مرد سے
نکاح نکرلے۔ اس آیت مین تیسری طلاق کون لفظ سے مراد ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ لفظ فَاِنْ طَلَّقَھَا
سے مراد ہی اور بعض لوگ کہتے ہین اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ سے۔ تیسری طلاق مراد ہی چنانچہ حدیث سے
بھی یہی بات ثابت ہوتی ہی کہ۔ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ۔ سے تیسری طلاق مراد ہی **حدیث** اخرجہ الطبری
وغیرہ من اسمعیل بن سمیع عن ابی رزین قال قال رجل یا رسول اللہ صلعم الطلاق مرتان
فاین الثالث قال فامساک بمعروف او تسریح باحسان ہے الثالثۃ۔ اخرجہ ابو داؤد
فی ناسخہ وسعید ابن منصور فی سننہ وابن مردویہ من حدیث ابن رزین الاسدی

واخرج ابن مردویه والدارقطنی من حدیث انسؓ ترجمہ انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ
ایک شخص نے نبی صلعم سے سوال کیا کہ آیت الطلاق مرتان . مین تیسری طلاق کہان ہے آنحضرتؐ نے
جواب دیا کہ . فامساک بمعروف او تسریح باحسان . سے طلاق ثالث مراد ہے . ابن قطان نے
کہا کہ اس حدیث کا مسند ہونا بھی صحیح ہے کچھ مذایقہ نہین ہے کہ ایک شخص کے دو شیخ ہون اسمٰعیل بن سمیع نے
زرین اور انس ابن مالک سے روایت کیا ودلا مانع فیه . ابن قطان نے بھی اس حدیث کی تصحیح کی ہے
حدیث شان نزول آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ طلاق دینے مین اوائل اسلام مین تعدد و کثرت
صیغہ طلاق کو کچھ نہین سمجہتے تھے لیکن آیت الطلاق مرتان کی نازل ہونے سے تین طلاق دینے
کے بعد پھر حق رجعت منسوخ ہوگیا غرضکہ آیت الطلاق مرتان الخ . اور شان نزول کو ملاکر دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایقاع طلاق مین تعدد یعنی تین بار صیغہ طلاق کا دینا مشروط ہے لفظاً ہو یا معنیً جو حاصل
ہوتا ہے مجموعہ تین سے عام ازینکہ وہ مجموعہ تین طلاق کا بصیغہ اجمال ہو باین طور کہ یون کہا جاے کہ تجھکو
تین طلاق دیا . یا بصیغہ تفصیل ہو باین طور کہ یون کہا جاے کہ تجھکو طلاق دیا . تجھکو طلاق دیا . کیونکہ آیت
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ . مین مطلقاً ہے کہ جب تیسری طلاق یا جب تینون طلاق دیدیا تو وہ
عورت حلال نہوگی الخ ایک جلسہ مین تینون طلاق دے یا جلسات متفرقہ مین لفظاً تین طلاق ہو یا معنیً
تین عدت مین طلاق دینے کو شرط حرمت کہنا زیادتی علیٰ کتاب اللہ من عند نفسہ ہے . پس مجموعہ تین طلاق
جو سبب و شرط حرمت ہے جس عنوان سے پایا جائیگا حالت ہوش یا حکم مین ہوش کے جنا یعنی حرمت مرجعت پائی
جائیگی . اسیواسطے شرع مین طلاق بالہزل یعنی کھیل سے کوئی طلاق دے تو طلاق واقع ہوجائیگی کیونکہ اجراے
احکام ظاہر لفظ پر ہوتا ہے علم باطن خدا کو ہے حدیث روی الدارقطنی وابو داؤد عن ابی هریرة عن النبی
صلعم قال ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة والطبرانی
من حدیث فضاله بن عبید اللہ بلفظ ثلاث لا یجوز اللعب فیهن الطلاق والنکاح والعتاق

وفی مسند الحارثی فمن قالھن فقد وجبن۔ واخرج عبد الرزاق عن علیؓ وابن مسعودؓ
نحوہ موقوفا انتہی ما فی التلخیص الحبیر ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلعم سے روایت
کیا ہو کہ تین چیز فی الحقیقت کہی جاے یا کہیل سے کہی جاے اثر اُسکا درحقیقت پایا جائیگا۔ ایک نکاح ہے۔
دوسری طلاق۔ تیسرا غلام آزاد کرنا دارقطنی وابوداوٗد کے روایت مین ہو کہ تیسری رجعت ہو اس
حدیث کو طبرانی اور حارثی نے بھی روایت کیا ہو اور عبد الرزاق نے حضرت علیؓ اور حضرت
ابن مسعودؓ سے موقوفا روایت کیا ہو غرضکہ آیت۔ الطلاق مرتان اس بات پر نص ہو کہ جب کوئی
مرد اپنی زوجہ کو دو طلاق دیگا اُسوقت تک مرد کو حق ہو کہ اُس عورت کو پھر لوٹا سکتا ہو اور اگر تین طلاق
دیدیا تو وہ عورت جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہین کریگی شوہر اول سے نکاح کرنا حرام ہو اس آیت مین
یہ ذکر نہین ہو کہ طہر مین طلاق دینا شرط حرمت نکاح ہو اگر تین طہر مین طلاق دیجائیگی بلکہ ایک ہی طہر مین
تینون طلاق دیدے تو طلاق واحدہ ہوگی ایک طلاق بھی نہین پڑیگی آیت۔ فطلقوھن لعدتھن۔
یعنی عورتون کو طلاق طہر مین دو اسمین طلاق فی العدت دینیکا حکم ہو نہ تین عدت مین۔ اسمین کسیکو
اہل اسلام سے انکار نہین ہو کہ تین طلاق طلاق مغلظہ ہو لیکن مغلظہ ہونے مین تین طہر یا تین جلسہ مین دینیکو
شرط حرمت قرار دینا یہ شرط من عند نفسہ ہو کسی آیت قرآنی یا حدیث رسول سبحانی سے یہ شرط نہین
نکلتی ہو اگر فی الواقع وقوع طلاق ثلاثہ مین تفریق جلسہ جدیدہ شرط ہوتی نہ تعدد صیغہ طلاق یعنی طلاق
مغلظہ ہونے مین تین طلاق کے تین جلسہ یا تین عدت شرط ہو جب تک طلاق تین جلسہ یا طہر مین
نہین دیگا طلاق مغلظہ یا طلاق رجعی نہین پڑیگی تو آیت یون ہوتی اَلطَّلَاقُ فِی الْجَلْسَتَیْنِ اَوْ عِدَّتَیْنِ
فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ الخ یعنی طلاق دو جلسہ یا دو عدت مین دو بعد اُسکے یا پھر لوٹا لو یا تیسرے
عدت مین بھی طلاق دیدو اور اس تیسرے دفعہ طلاق مین پھر حق لوٹا لینے کا نہین رہتا ہو بغیر حلالہ کے
حالانکہ آیت مین اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ۔ مذکور ہو۔ مَرَّتَان۔ کے معنی اردو مین دوبار کے ہو نہ دو جلسہ

دو عدت کے پس یہ کیونکر کہا جائیگا کہ جسنے اپنی بی بی کو ایک جلسہ مین تین طلاق بالاجمال یا بالتفریق
دیا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ لغتًا وعرفًا نہین کہلائیگی ضرور مطلقہ ثلاثہ کہلائیگی کسی آدمی نے اگر سیکڑ مجمعۃً
یا الگ الگ تین دو پیہ ایک جلسہ مین دیا تو دینے والیکا یہ کہنا کہ ادیت ثلثۃ دراہم۔ لغتًا وعرفًا
صحیح ہوگا قیاس تو یہ ہی کہ جسطرح نکاح ایکبار کی اقرار سے منعقد ہوجاتا ہی اُسیطرح طلاق بھی جو فسخ
عقد نکاح ہی ایکبار کے کہہ دینے سے فسخ بالکلیہ ہوجانا چاہیے لیکن چونکہ وجوہات طلاق بیشتر دفعی
ہوتی ہین جو پھر تھوڑے روز کے بعد وہ وجوہات مرتفع ہوجاتی ہین اور ایک سے کم کوئی عدت
نہین ہے تو اگر ایک ہی طلاق کو فسخ نکاح مین موثر قرار دیا جاتا تو اسکا تدارک ممکن ہی نہین تھا اگر پھر
خواہش ملاپ کی ہوتی۔ اسیواسطے اللہ جلشانہ نے دو طلاق تک حق لوٹانیکا دیا ہی تاکہ اگر اصلاح
بین الزوجین اسکے اندر ہو جاے تو پھر تدارک ممکن ہو اور اسمین شک نہین کہ طلاق مسنونہ یہی ہی کہ
طلاق ثلاثہ مغلظہ کو تین طہر مین ایک ایک کر کے دے تاکہ اگر بفضل الٰہی وجہ رنج مرتفع ہو جاے تو رجعت
کر سکے تدارک اُسکا اپنی ہاتھ مین رہے اور اگر اس تینون طلاق کو ایک ہی جلسہ مین دے ڈالے اور
باعث منافرت فرو ہو جاے تو پھر ندامت سے کچھہ فائدہ نہو گا کیونکہ امکان تدارک کو ہاتھہ سے کھو دیا
اسی فائدہ کیطرف باری تعالیٰ اشارہ فرماتا ہی **آیت** لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا
شاید اللہ جل شانہ کوئی نئی بات پیدا کر دے **ف** احکام کے دو قسم ہین ایک وہ حکم جو فقط بندہ ہی کے
واسطے مشروع ہوا ہو جیسا روزہ رمضان مریض ومسافر کو قضا کرنیکا اختیار ہی نماز سفر مین قصر کرنیکا حکم
ہی طلاق ثلثہ جلسات متفرق مین دینا مسنون ہی یہ سب احکامات فقط بنظر دفع حرج بندگان کے مقرر
کیا گیا ہی اگر کوئی اس انعام الٰہی کو اپنے ہاتھہ سے کھو دے مریض ومسافر رمضان مین روزہ رکھی سفر
مین پوری نماز ادا کرے تو کیا اُسکا روزہ و نماز فاسد و باطل سمجھا جائیگا ہرگز نہین اُسیطرح اگر کوئی تین
طلاق جو تین عدت مین دینا چاہیے تھا ایک ہی جلسہ مین دیدے تو طلاق ضرور پڑیگی کیونکہ فضل الٰہی کو

اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے ضایع کر دے تو خود اپنا نقصان کیا۔ دوسرا حکم تعبدی ہے کہ اسمین بندہ کا
فائدہ ظاہر طور پر متصور ہو یا نہو لیکن جس عنوان سے اُسکی بجاآوری کا حکم ہوا ہے اگر اُس طریقہ سے وہ حکم
بجا نہین لایا گیا وہ شی فاسد و باطل ہوگی۔ جیسے طواف خانہ کعبہ سات بار سعی یعنی دوڑنا کوہ صفا سے
مروہ تک سات بار وغیرہ وغیرہ کہ اگر بطور شرع بجا لایا نہین جائیگا وہ فعل فاسد و باطل ہوگا اگر
ایقاع طلاق مین تعدد صیغہ طلاق کو دخل نہو ہزار بار بھی ایک جلسہ مین طلاق دے تو بھی طلاق مغلظ
نہ پڑیگی حق مراجعت باقی رہتا ہی تو پھر حدیث شان نزول کا کیا مطلب ہوگا۔ ان الرجل اذا طلق
امرئتہ کان احق برجعتھا وان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلک الطلاق مرتان ترجمہ لوگ اگر
تین طلاق بھی دیتے تھے تو بھی رجعت کر سکتے تھے لیکن آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ نے اس
حق کو منسوخ کر دیا یعنی بعد نزول اس آیت کے حق رجعت فسخ ہوگیا طلاق ثلاثہ مغلظہ ہوگئی اس آیت
اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تعدد طلاق کو حرمت مراجعت مین دخل ہے نہ تعدد عدت
کو۔ علاوہ اسکے اگر طلاق طریقہ مسنون ہی کو اثر طلاق مین یعنی فسخ نکاح مین دخل ہے تین طہر
مین طلاق دینے سے حرمت مراجعت لاحق ہوگی اگر ایک جلسہ مین تین طلاق دیا چونکہ یہ طریقہ
خلاف سنت ہے تو اسطرح طلاق دینا بدعت ہے اور امور بدعیہ کا کچھ اعتبار نہین ہے
حدیث مین آیا ہے کہ جس چیز مین میرا حکم نہین ہے وہ فعل مردود ہے تو لازم آتا ہے کہ
طلاق حالت حیض مین دینے سے ایک طلاق بھی نہ پڑیگی کیونکہ حیض مین طلاق دینا بھی خلاف
سنت ہے حالانکہ یہ مذہب شیعون کا ہے۔ حکی للامام احمد فانکرہ وقال ھو قول
الرافضیۃ۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اپنے زوجہ کو بحالت حیض نادانستگی مین طلاق دیا تھا
تو آنحضرت صلعم نے حالت حیض مین طلاق دینے کو ممنوع فرمایا اور چونکہ ایک طلاق دیا تھا
اسلئے مراجعت کا حکم دیا اور اس ایک طلاق حیض والی کو بھی ایک شمار فرمایا حدیث

[illegible]

روی البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمرؓ قال طلق ابن عمرؓ امرءته وهی حایض فذکر عمرؓ للنبی صلعم فقال لیراجعها وفی روایت نافع مرہ لیراجعها قلت اتحتسب قال فمه وفی روایت سعید ابن جبیر عن ابن عمرؓ قال حسبت علی بتطلیقة. وفی روایت م عن یونس ابن جبیر قال فقلت له اذا طلق الرجل امرءته وهی حایض ایعتد بتلک التطلیقة قال فمه او ان عجز واستحمق وفی روایت ابن سیرین فاعتد ت بتلک التطلیقة التی طلقت وهی حایض قال مالی لا اعتدت بها انتهی ترجمہ امام بخاری رح نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ طلاق دیا حضرت ابن عمرؓ نے اپنی زوجہ کو حالت حیض مین تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلعم سے کہدیا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کرلے۔ اور ایک روایت مین بخاری کے ہے کہ حکم کرا سے عمرؓ اپنی بیٹے کو کہ رجوع کرلے نافع نے پوچھا آیا وہ طلاق حیض والی بھی شمار کیگئی تو کہا کہ کیون نہین شمار کی جاتی۔ اور سعید ابن جبیر کو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ طلاق حیض والی ایک شمار کیگئی اور مسلم نے یونسؒ ابن جبیر سے روایت کیا ہے کہ مین نے پوچھا حضرت عبداللہ سے کہ اگر کوئی اپنے زوجہ کو حیض مین طلاق دے تو آیا شمار کیجائیگی وہ طلاق فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کیون نہین شمار کیجائیگی اور ایک روایت مین ابن سیرین کے ہے آیا شمار کیا تو نے اُس طلاق حیض والی کو تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ کس چیز نے منع کیا تھا مجھکو اُسکی شمار کرنے سے انتہی۔ ان احادیث کا یہ تاویل کرنا کہ آنحضرت صلعم نے تو نہین فرمایا کہ طلاق حیض والی بھی شمار کیجائیگی یہ تو رائے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ہے اور رائے صحابی حجت نہین ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ رائے صحابی ضرور حجت ہے اگر مخالف نص صریح کی نہو حدیث قال النبی صلعم صحابی

کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم **ترجمہ** فرمایا نبی صلعم نے کہ صحابی ہمارے مثل ستارون کے ہین جس صحابی کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔ علاوہ اسکے حضرت ابن عمرؓ صاحب قصہ ہین اسبارہ مین نبی صلعم سے جو آپکے مرشد کامل تھے جسطرح فتویٰ سُنا ہوگا ویسا ہی فتویٰ دیتے تھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ دوسرے حدیث صحیح مین تصریح اسکی آگئی ہے کہ نبی صلعم ہی نے طلاق حیض والی کو ایک طلاق شمار فرمایا۔ ارشاد الساری شرح بخاری مین ہے **حدیث** روی الدارقطنی من روایۃ الشعبیۃ عن انس بن سیرین فقال عمرؓ یا رسول اللہ صلعم افتحتسب بتلاث التطلیقۃ قال نعم وعندہ ایضًا من سعید بن عبد الرحمان الجمحی عن عبید اللہ ابن عمرؓ عن نافع عن ابن عمرؓ ان رجل قال طلقت امرأتی البتۃ وھی حایض فقال عصیت ربک وفارقت امرءتک قال رجل فان رسول اللہ صلعم امر ابن عمرؓ ان یراجعہا قال انہ امر ابن عمرؓ ان یراجعہا بطلاق بقیت لہ وانت لم یبق لک ما ترجع بہ امرأتک انتہی فی الفتح الباری روی ابن وھب فی جامعہ حدیث ابن ابی ذئب ان نافعًا اخبرھم عن ابن عمرؓ فی قصۃ الطلاق قال النبی صلعم ھی واحدۃ فی سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ اخرج الدارقطنی من حدیث ابن ابی ذئب و ابن اسحٰق جمیعًا عن نافع عن ابن عمرؓ عن النبی صلعم قال ھی واحدۃ فقد وردان الحاسب لہا ھو النبی صلعم بطریق یقوی بعضہا بعضًا وایضًا عندہ عن انس ابن سیرین عن ابن عمرؓ فی قصۃ الطلاق فقال عمرؓ یا رسول اللہ صلعم افتحتسب بتلاث التطلیقۃ قال نعم ورجالہ الی شعبۃ ثقات انتہی **ترجمہ** دارقطنی نے بطریق شعبہ انہون نے انس ابن سیرین سے انہون نے ابن عمرؓ سے قصہ طلاق مین ابن عمرؓ

کی یہ روایت کیا ہے کہ کہا حضرت عمر رض نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا یہ طلاق حیض والی بھی شمار کیجائیگی تو فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہان شمار ہوگی اور رجال اسکی شعبہ تک سب ثقہ ہین۔ اور ابن وہب نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا قصہ طلاق ابن عمر رض مین کہ وہ ایک ہوگی دیکھئے ان احادیث سے ثابت ہوا کہ خود آنحضرت صلعم نے طلاق حیض کو ابن عمر رض کے ایک شمار فرمایا پس ابن حزم کا یہ کہنا کہ قول۔ ہی واحدۃ۔ ممکن ہے کہ قول ابن ابی ذئب یا نافع یا ابن عمر رض کا۔ ہرگز صحیح نہین ہے جب دوسرے طریقہ سے صاف ثابت ہوگیا کہ حاسب خود نبی صلعم تھے تو مجرد احتمال ابن حزم برخلاف تصریح کچھہ مضر نہین عبد البر نے کہا۔ لا یخالف فی ذلک الا اہل البدعۃ والضلال وروی ذلک مثلہ عن بعض التابعین وہو شاذ وذ فتح الباری ترجمہ طلاق حیض کے واقع ہونے مین سوائے اہل بدعۃ اور ضلال کے کوئی مخالف نہین ہے بعض تابعین سے جو مروی ہے وہ شاذ و منکر ہے۔ اور جواب اس حدیث کا جو ابو داؤد مین مروی ہے حدیث روی ابو داؤد و احمد والنسائی۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر عن عبد الرحمن ابن ایمن مولی عزۃ یسئال ابن عمر رض و قال ابو زبیر وانا اسمع کیف تری رجل طلق امرأۃ حائضًا فقال طلق عبد اللہ ابن عمر رض امرأتہ وہی حائض فردہا علیہ رسول اللہ صلعم لم یرہا شیئًا وروی ابن حزم فی المحلی عن ابن عمر رض قال فی الرجل یطلق امرأتہ وہی حائض لا یعتد بذلک۔ وروی ابن عبد البر عن الشعبی قال اذا طلق امرأۃ وہی حائض لم یعتد بہا فی قول ابن عمر رض وقد روی زیادۃ ابی زبیر الحمیدی فی الجمع۔ وایضًا قال ابن عبد البر فی التمہید انہ تابع ابا زبیر علی ذلک اربعۃ عبد اللہ ابن عمر و محمد ابن عبد العزیز بن ابی رواد و یحیی بن سلیم و ابراہیم بن خشنہ انتہی روی سعید ابن منصور من عبد اللہ بن مالک عن ابن عمر رض انہ طلق

امرءتہ وھی حایض فقال رسول اللہ صلعم لیس ذلک بشئ انتہی مافی فتح الباری

لیکن دوسرے محدثین نے اس حدیث کے بارے مین یہ کہا ہے کہ قال ابوداؤد والاحادیث کلہا علی

خلاف ما قال ابوزبیر قال الخطابی نافع اثبت من ابن زبیر ولم یروی ابن زبیر

حدیثا منکرا من ھذا قال الشافعی فیما نقلہ البیہقی فی المعرفتہ نافع اثبت من ابن زبیر

وقد وافق نافعا غیرہ من الثبت مثل ابن السیرین ویونس ابن جبیر وسعید ابن

جبیر کما رواہ مسلم والبخاری انتہی مافی الفتح والمغنی شرح دارقطنی اگر حدیث ابی زبیر

کو ہم صحیح مان لین اور متابعات اسکی بھی بہت ہین اور یہی میرے نزدیک حق بھی ہے تو بھی حدیث ابوزبیر

کی معارض نہین ہے نافع کے حدیث کو کیونکہ حدیث ابی زبیر مین لفظ ۔ فردھا علی ولم یرھا

شیئا ۔ یعنی آنحضرت صلعم نے ابن عمر رض کی زوجہ کو جسکو حالت حیض مین طلاق دیا تھا رجوع کرادیا تھا

اور اسکو اچھا نہین سمجھا کیونکہ اس حدیث مین دو لفظ ہین ایک لفظ ۔ فردھا علی ۔ اور دوسرا لفظ

ولم یرھا شیئا ہے ۔ فردھا علی ۔ کے یعنی رجوع کرادیا اس [illegible]

کے معنی اس طلاق حیض والی کو کچھ نہین سمجھا یعنی ۔ لم یرھا شیئا [illegible]

قرار دیا جیساکہ دارقطنی اور ابن ابی شیبہ کی حدیث مین مروی ہے [illegible]

امراتک اللہ ھذا خطاءت السنتہ ۔ اگر لم یرھا [illegible]

والی کو طلاق ہی شمار نہین کیا جیساکہ مانعین طلاق نے [illegible]

آنحضرت صلعم نے اسکو طلاق شمار کیا ہے جیساکہ ابن ابی [illegible]

کما سبق دوسرے یہ کہ جب طلاق واقع نہوئی تو پھر آنحضرت [illegible]

ہوتا ہے جو قبضہ سے نکلی تھا اور جب طلاق پڑا ہی نہین [illegible]

بلکہ یون کہنا تھا کہ لم یقع الطلاق اور رجوع کرانیکی کوئی [illegible]

طلاق مین نص صریح کو لغو کرنا ہوگا اور غیر صریح کو تاویل کرنا ہوگا ف اگر لفظ مرتان سے جو آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ مین مذکور ہے تراخی و مہلت مین طلاقین لازم ہوا ور طلاق ثلاثہ بغیر تراخی و مہلت غیر موثر و معتبر ہو جیساکہ مخالفین نے سمجھا ہی تو لازم آتا ہے کہ لعان مین بھی جسمین بلفظ شہادات باللہ اربعۃ مرات شرط ہی ہین کل شہادتین تراخی و مہلت بجلسات متفرقہ لازم ہو حالانکہ لعان مین تراخی بالاتفاق غیر معتبر ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ مین ایک حکم خاص طلاق یعنی رجعت عن الطلاق مذکور ہی کہ دو طلاق تک حق امساک برجعت یا بہ تجدید نکاح بغیر حلالہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ الخ مین حکم تغلیظ ثلاثہ مذکور ہے عام ازینکہ وہ طلاقین ایک جلسہ مین دی جائین یا جلسات متفرقہ مین کم سے کم طلاق ثلاث بلفظ واحد کے طلاق کنائی کے مرتبہ مین تو ضرور ہوگی اور طلاق کنائی عند الشرع معتبر ہے طلاق کے نیت پر موقوف ہے رجعی اگر مراد ہے تو قضاءً ابھی رجعی سمجھی جائیگی اور اگر مغلظ مراد ہے تو مغلظ کا حکم دیا جائیگا بنی صلعم نے طلاق بالکنایہ بلفظ۔ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ دیا تہا اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ انت طالق ثلاثًا ایسے طلاق پر جسمین بغیر حلالہ کے نکاح حرام ممنوع ہے بدرجہ [illegible] یعنی رجعی مراد ہو ہی نہین سکتا ہی یا طلاق کنائی کے بیخ و بنیاد ہی اوکھاڑے یا طلاق [illegible] ط مانئے تین طلاق بکلمہ واحد دینے مین اجتماع مثلین استحالہ لازم نہین آتا جیساکہ [illegible] مثلین احکام مین ممنوع نہین ہی مثلاً کسی بادشاہ نے ہزار مجرمون پر حکم قتل کا بیک لفظ [illegible] دار [illegible] کو قتل کردد تو یہ حکم ہر ہر مجرم کے ساتھ فردًا فردًا ایک آن مین متعلق ہوگا نہ فقط ایک مجرم کے [illegible] ہر مجرمون کے لئے علیحدہ علیحدہ حکم صادر کرنا یا بیک لفظ سب پر حکم کرنا برابر ہی تو دیکھو ہزار امثال حکم قتل ہزار مجرمون کا بیک آن و بیک لفظ پایا گیا اگر اجتماع مثلین مطلقا ممنوع و محال ہو تو لازم آتا ہی کہ بادشاہ کو ہزار و مجرمون کے قتل کے لئے علیحدہ علیحدہ حکم کرنا چاہیے مجتمعۃ ایک لفظ مین حکم

کرنیسے ایک ہی مجرم کے قتل کا حکم سمجھا جائیگا اور یہ بداہتہً باطل ہی اسیطرح لفظ انت طالق ثلاثاً
مین گو خارج مین لفظاً طلاق مکرر نہین پائی گئی لیکن مفاد طلاق مکرره یعنی حرمت مغلظہ کے پائے جانے
مین کوئی استحالہ بھی نہین ہے اصل اعتبار معنی کا ہے الفاظ تو قایم مقام معنی کے ہین لفظ سے جو
معنی سمجھا جائیگا اُسی پر حکم دیا جائیگا فتامل۔

فصل تاثیرات اشیاء کے دو قسم ہین ایک تاثیر منطقی ہی جو خارج مین انسان کو محسوس ہوتی
ہی اُس اثر کو قدرت نے اُسی شے کے خاص خلقت مین پیدا کر دیا ہے جو کبھی اُس شے سے منفک
نہین ہو سکتا ہی اور ہمیشہ محل تاثیر مین باپنے بغیر موانع کے اپنا اثر پیدا کریگا جیسے آگ کا جلانا اور سمیات
کا مارنا اگر محل تاثیر نہ پایا جاوے یا کوئی موانع لاحق ہو جائین تو اثر اُسکا ظاہر نہوگا جیسے سمندر ایک جانور ہے
کہ ایک آگ اُسکو جلا نہین سکتی ہے کیونکہ وہ محل اثر آگ نہین ہے **مصرعہ** سمندر چہ داند عذاب الحریق
دوسرے تاثیر تحکمی ہے کہ اُس تاثیر کو کسی حاکم یا مذہب نے مقرر کر دیا ہے وہ بھی محل تاثیر مین باپنے بغیر موانع کے
اثر پیدا کریگی جیسے نکاح سے عورت حلال ہو جاتی ہے اور طلاق سے حرام ہو جاتی ہے اور اگر محل اثر
نہو یا کوئی موانع نہ پایا جاوے تو اُسکا ظاہر نہوگا جیسے محرمات ابدیہ یعنی ماں بہن حقیقی کہ نکاح سے
وہ لوگ حلال نہین ہوتی ہین چونکہ وہ لوگ محل نکاح نہین ہین اسلئے نکاح تاثیر نہین کریگا تاثیر حقیقی کے
محل و موانع کا علم تجربہ پر موقوف اور تاثیرات قانونی کے محل و موانع کا علم حاکم یا مذہب کی تصریح
پر موقوف ہی۔ یہ دونون قسم کی تاثیرات یا مفید ہین یا مُضر گو یہ مضرات بوجہ خاص کبھی مفید بھی ہوتی
ہین اور فواید کبھی مضر جیسے اثر طلاق فی نفسہ مضر ہے کہ رابطہ اتحاد و اتصال کا کوٹ کر مغایرت پیدا
کر دیتا ہی یا اثر نکاح کہ فی حد ذاتہ مغایرت و منافرت کو دفع کر کے اتصال و مجانست و اتحاد پیدا
کر دیتا ہی مضرات کا ارتکاب بوجہ ممنوع اور فواید کا ارتکاب مشروع ہی اور یہ تو بدیہی بات ہی کہ حکم ممانعت
ارتکاب مضرات کا بوجہ ضرر ہی کے ہے ورنہ ممنوع ہونا اُسکا لغو ہوگا گو ضرر اُسکا معلوم نہو۔ کسی شے ممنوع

لیا ہی حدیث لعان مین **حدیث** عن سهل بن سعد الساعدی قال سهل فتلا عنا وانا
مع الناس عند رسول اللّٰہ صلعم فلمّا فرغا قال عویمر کذبت علیها یا
رسول اللّٰہ صلعم ان امسکتها فطلقها ثلاثًا قبل ان یأمرہ رسول اللّٰہ صلعم
ترجمہ حضرت سہل بن سعد الساعدی نے فرمایا کہ عویمر رضہ دونون زن و شو جب لعان سے فارغ ہوئے تو
حضرت عویمر عجلانی نے آنحضرت صلعم سے فرمایا کہ بعد اس فضیحتی کے بھی اگر ہم اس عورت کو زوجیت
مین رکھین تو ہم بڑے جھوٹھے ہونگے پس یہ کہکر تین طلاق دیدیا قبل کچھہ حکم دینے رسول اللّٰہ صلعم کے
یہ واقعہ لعان کا اسلام مین پہلی بار ہوا تھا اس حدیث کو امام بخاری نے باب وقوع طلاق ثلاث مین
لاکر مغلظہ ہونے مین استدلال کیا ہی اسمین کوئی شک نہین ہے کہ حضرت عویمر رضہ عجلانی نے ایک جلسہ مین
یہ تین طلاق دیا تھا اور یہ بھی ظاہر ہی کہ بنظر حرمت مغلظہ یہ طلاق دیا تھا کہ انکی زدجہ زوجیت سے خارج
ہو جائین اگر تین طلاق ایک جلسہ مین مغلظہ نہوتی تو آنحضرت صلعم پر بفحوائے **آیت** یَا اَیُّهَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ **ترجمہ** ای رسول اللّٰہ صلعم جو کچھہ آپ پر وحی
اُتری ہی متلو یا غیر متلو ہو سب لوگون کو پہونچا دو۔ لازم تھا کہ حضرت عویمر رضہ عجلانی کو جتلا دیتے کہ تین
طلاق ایک جلسہ مین دینے سے عورت حرام نہین ہوتی ہی بلکہ وہ واحد رجعی ہوگی طلاق ثلاثہ پر حضرت
عویمر رضہ کے آنحضرت رضہ کا سکوت فرمانا صاف شہادت دیرہا ہی کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ مین بھی طلاق
مغلظہ ہی ورنہ آپ ہرگز سکوت نفرماتے حدیث حضرت عویمر رضہ عجلانی کی نہایت صحیح ہی گرچہ یہ صحابی کا قول
ہی لیکن بحضور سرور کائنات کے ہونیسے یہ حدیث مرفوع ہی چونکہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ مین بھی مغلظہ
رائج تھی برین بنا حضرت عویمر رضہ کو بعد لعان کے یہ بات نہایت شاق گذری کہ بعد لعان کے بھی یہ عورت نکاح مین
رہی یہ سخت خفت و بے شرمی کی بات ہی قبل اسکے کہ آنحضرت صلعم بعد لعان کے کچھہ حکم صادر فرما دین
حسب معمول شرع کے یہ کہکر کہ اگر ہم اس عورت چھوڑ ندین تو ہم جھوٹھے ہین بغیر انتظاری حکم سرور کائنات

صلعم کے فوراً طلاق ثلاثہ مغلظ دیدیا اب جائے غور ہی کہ اگر تین طلاق جلسۂ واحدہ مین دینے سے عورت حرام نہوتی
تھی تو حضرت عویمرؓ نے تین طلاق چھوٹنیکی نیت سے کیون دیا اور اگر بالفرض اپنی رای سے برخلاف حکم شرع
تین طلاق کو جلسۂ احدہ مین طلاق مغلظہ سمجھکر دیا تو آنحضرت نے متنبہ کیون نہین فرمایا نہایت تعجب
کا مقام ہی کہ روبرو آنحضرت صلعم کوئی شخص نادانستگی مین خلاف شرع کام کرے اور آپ سکوت فرمادین
اپنے فرض منصبی سے باز رہین اول تو یہ بات دلیل طلب ہی کہ مجرد لعان ہی سے افتراق ہوجاتا ہے
وہ عورت اجنبی ہوجاتی ہی **اعتراض** حافظ ابن قیم نے حدیث عویمرؓ عجلانی پر یہ اعتراض کیا ہی
کہ چونکہ فقط لعان ہی سے فسخ نکاح ہوجاتا ہی عورت بعد لعان کے اجنبیہ ہوجاتی ہی تین طلاق دینا
حضرت عویمرؓ کا لغو و بیکار تھا اُس طلاق نے کچھہ اثر نہین کیا اسلئے اس حدیث سے استدلال صحیح نہین ہے
جواب بعض اصحاب نے بعد اُترنے آیت۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الخ۔ کے
آپسمین مذاکرہ کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے زوجہ کو کسی کے ساتھ مبتلا دیکھے اگر شوہر تلاش مین چار گواہ
کے نکلے جب تک وہ مرد فراغت کر کے چلا جائیگا اور اگر تنہا دعوی زنا کا کرے تو حد قذف یعنی اسی ۸۰
کوڑا کھای سخت مشکل ہی پس اللہ جلشانہ نے آیت لعان نازل فرمایا حقیقت لعان یہ ہی اگر کوئی شخص
اپنے زوجہ کو متہم بالزنا کرے اور چونکہ بسا ہنگام مین اس دعوی پر شہادت گذار نہین سکتا ہی بدین وجہ
وہ شخص قابل حد قذف کے ہوتا ہی شارع نے بنظر استحفاظ حد قذف و حد زنا و عار و ننگ کے فریقین کے
ہی قایم مقام چار گواہ کے چار شہادات باللہ مقرر فرمایا مجرد اتہام بالزنا سے نکاح فسخ نہین ہوتا ہی ورنہ
لزوم آتا ہی کہ اگر کوئی شخص اس دعوی زنا پر چار گواہیان گذارے تو چاہیے کہ ایسے عورت سے بدرجہ اولی
بغیر طلاق کے نکاح فسخ ہوجای حالانکہ اسکا کوئی قائل نہین ہی تو فقط اتہام بالزنا بغیر ثبوت کی جو محض
مشکوک ہی موجب تفریق کیون ہوگا **آیت** اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ الخ مین فقط
اسیقدر مذکور ہی کہ اگر کوئی اپنے زوجہ پر اتہام بالزنا کرے اور چار گواہ پیش نکرسکے تو دونون زن و شو

چار بار شہادت باللہ کرین کہ گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے بیشک اس عورت نے زنا کیا ہی اور ہم سچے ہین اور عورت کہے مرد جھوٹا ہی ہم نے زنا نہین کیا ہی اس آیت مین صراحۃً یا کسی اور طریقہ سے معلوم نہین ہوتا ہی کہ لعان ہی موجب تفریق ہی و نہ کسی احادیث صریحہ مین آنحضرت صلعم نے لعان ہی کو موجب تفریق قرار دیا ہی تو لعان کو موجب تفریق کہنا دعوی بلا دلیل ہی بالفرض اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ لعان ہی سے فسخ نکاح ہو جاتا ہی تو **اولاً** لعان زوجہ کو بھی فسخ نکاح مین دخل ہی تو یہ باطل ہی کیونکہ فسخ نکاح کا اختیار زوج کو ہی نہ زوجہ کو **ثانیاً** اگر فقط لعان زوج ہی سے فرقت ہو جاتی تو عورت پر لعان واجب نہوتا کیونکہ وہ عورت اجنبی ہوگئی اُسپر اطلاق زوجہ کا صحیح نہین اور لعان بین الزوجین مشروع ہی تو معلوم ہوا کہ بعد لعان زوج کے عورت زوجہ باقی رہتی ہی نکاح فسخ نہین ہوتا ہی ورنہ تخاطب صحیح نہین ہوگا۔ وھو المطلوب **ثالثاً** اگر فقط لعان ہی موجب فرقت و تحریم ابدی ہی تو گھر ہی مین لعان کر لینے سے فرقت ہو جاوے حالانکہ اسکا کوئی قائل نہین بلکہ حاکم کے سامنے لعان کرنا چاہیے بعد لعان کے خود زوج طلاق دیدے جیسا کہ حضرت عویمرؓ عجلانی نے بعد لعان کے تین طلاق دیدیا تھا یا حاکم تفرقہ کرادے جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ہلال بن امیہ انصاری کے واقعہ مین تفرقہ کرادیا تھا **عن** عبد اللہ بن عمرؓ ان رجلا من انصار قذف امرءتہ فاحلفھما النبی صلعم ثم فرق بینھما انتھی فی البخاری **رابعاً** اگر مجرد لعان ہی سے فرقت ہو جاوے تو آنحضرت عویمرؓ عجلانی کو اس کہنے پر کہ اب جو ہم فسخ نکاح نکرین تو ہم جھوٹے ہین ٹوک کر فرما دیتے کہ اس لعان ہی سے تو فرقت ہو ہی گئی طلاق دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی **خامساً** اگر حاکم کو تفریق مین الزوجین مین کچھ دخل نہین تو گھر ہی مین لعان مشروع ہونا کافی تھا شرط عند الحاکم کی کوئی حاجت نہین ہے **سادساً** راوی نے خود تصریح کی ہی **فرق النبیّ**... صلعم۔ نبی صلعم نے زن و شو مین تفریق کرادیا اگر لعان ہی سے تفریق ہو جاتی ہی تو دوبارہ آنحضرت صلعم کا تفریق کرانا تحصیل حاصل تھا اور لازم

آتا ہو ایک معلول کیلئو دو علت مستقلہ ہو ایک نکاح کیلئو دو تفریقین ہوئین ایک تفریق باللعان جیسا کہ ابن قیم نے کہا تھا دوسرے تفریق آنحضرت صلعم کہ ایک تفریق تو ضرور لغو ہوئی تو ثابت ہوگیا کہ تفریق باللعان ہی نہین ہوتی ہو ورنہ نسبت لغویت کیطرف تفریق آنحضرت صلعم کی لازم آدیگی غرضکہ لعان موجب تفریق نہ نصاً ہو نہ قیاساً مجرد لعان ہی سے فسخ نکاح نہین ہوگا عورت اجنبیہ نہوگی چونکہ بعد لعان کے معیت بین الزوجین مین فتنہ ہونیکا یقین ہے اسلیئے یہی طریقہ جاری رہا کہ بعد لعان کے ضرور تفرقہ ہوجانا چاہئے اگر زوج راضی نہو تو قاضی تفرقہ کرادے بخاری مین ہو قال ابن شھاب فکانت السنۃ بعدھما ان یفرق بین المتلاعنین۔ مسلم مین ہے کا سبیل لک علیھا سابعًا ابو داؤد کے روایت مین خود تصریح موجود ہو کہ نبی صلعم نے اُس طلاق کو نافذ فرمایا فتح الباری باب اللعان مین ہو۔ فی ابوداؤد من طریق عیاض بن عبد اللہ الفھری عن ابن شھاب عن سھیل قال فطلقھا ثلاث تطلیقات عند رسول اللہ صلعم فانفذہ رسول اللہ صلعم انتھی و بالفرض اگر بعد لعان کے طلاق کی ضرورت بھی نہو لیکن حضرت عویمر رض نے تو ضرورت طلاق کی سمجھکر طلاق محرمہ دیا تھا کہ اگر اس سکوت کو آنحضرت صلعم کے تاویلات رکیکہ کر کے استدلال سے خارج کردیا جائے تو پھر حدیث تقریری سے امان اُٹھ جائیگی کوئی حدیث تقریری قابل استدلال نہین رہیگی حالانکہ جس فعل پر نبی صلعم نے کسی صحابہ کے سکوت فرمایا وہ فعل صحابہ حجت شرعی ہی خلاف اُسکے ممنوع ہی حدیث ثانی حضرت رکانہ کی بھی جسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہو بطریق نافع بن عجیر کی حدیث عن عبد اللہ بن سائب عن نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ ان رکانۃ بن عبد یزید طلق امرأتہ سھیمۃ البتۃ فاخبر النبی صلعم بذلک فقال واللہ ما اردت الا واحدۃ فقال النبی صلعم واللہ ما اردت الا واحدۃ فقال رکانۃ واللہ ما اردت الا واحدۃ۔ ثلثۃ مرات فردھا الیہ رسول اللہ صلعم ترجمہ رکانہ نے اپنی زوجہ سہیمہ کو طلاق البتہ دیا یہ بات نبی صلعم کو

معلوم ہوئی تو حضرت رکانہ نے قسم کھاکر کہاکہ ہمنے البتہ سے ایک طلاق مراد لیا تھا رکانہ نے پھر قسم کھاکر
کہاکہ ہمنے ایک ہی مراد لیا تھا تو نبی صلعم نے رجوع کرا دیا اس حدیث کو دارقطنی نے بھی روایت کیا ہی ۔ اور
اور ابوداؤد کے حدیث مین بھی ہے فطلقها الثانية فی زمن عمرؓ والثالثة فی زمان
عثمانؓ قال ابوداؤد هذا حديث صحيح انتهى ۔ قال ابن كثير لكن رواه ابوداؤد
من وجه آخر وللطريق آخر فهو حسن قال ابوداؤد هذا اصح من حديث ابن
جريج عن بعض بنی رافع عن عكرمة لان ولد الرجل واهله اعلم من غيره ان
ركانة طلقها البتة انتهى ترمذی نے اور ابوداؤد نے بطریق عبداللہ بن علیؓ بن یزید اس حدیث
کو روایت کیا ہی عن عبدالله بن علی ابن يزيد بن ركانة عن ركانة عن ابنه عن جده
انه طلق امرته البتة الخ قال الترمذی سألت عن البخاری عن هذا الحديث
فقال انه يضطرب فيه تارة يقول ثلاثا وتارة يقول البتة ويقول واحدة
قال المنذری اصحها انها طلقها البتة وان الثلاث فيه على المعنى انتهى
فی الفتح الباری تضعیف وتصحیح مین محدثین کے محاکمہ کرنیسے یہ حدیث رکانہ والی درجہ حسن سے خارج
نہین ہوسکتی ہی جیساکہ حافظ ابن کثیر نے محاکمہ فرمایا ہی یہ حدیث قابل احتجاج ٹھہری اب حدیث مین غور کرنا چاہئے
سرور کائنات نے رکانہ کو قسم کھلاکر پوچھاکہ مراد تمھاری البتہ سے ثلاث ہی یا واحد حضرت رکانہؓ نے قسم کھاکر
فرمایاکہ مراد میری البتہ سے طلاق واحدہ تھی آنحضرت صلعم نے قسم پر حضرت رکانہؓ کے اعتبار فرماکر رجعت
کرا دیا معنی البتہ کر قطع کی ہی چونکہ لفظ البتہ کا محتمل معنی طلاق ثلاث و کم از طلاق ثلاث دونون کو ہی اسلئے
سرور کائنات نے قسم کھلاکر معنی طلاق واحدہ کو متعین کراکر رجعت کرا دیا قسم کھلاکر معنی طلاق واحدہ
متعین کرانا مقام استدلال ہی کہ اگر طلاق ثلاثہ ایک جلسہ مین دینے سے طلاق واحدہ رجعی پڑتی ہی
تو پھر قسم کھلاکر البتہ سے طلاق واحدہ متعین کرانیکی ضرورت ہی نہین تھی بقول مانعین وقوع طلاق ثلاث

اگر تین ہی طلاق مراد ہوتی تو کچھ ہرج نہین تھا کیونکہ اُس صورت مین بھی ایک ہی طلاق واقع ہوتی اس حدیث
سے صاف ظاہر ہو کہ تین طلاق جلسۂ واحدہ والی طلاق مغلظہ شمار کیجاتی تھی موافق آیت الطلاق مرتان کے الخ
لیکن چونکہ لفظ البتہ کا تین طلاق پر صراحتہً دلالت نہین کرتا ہو بلکہ تین یا کم از تین دونون کو محتمل ہو اسلئے
آنحضرت صلعم نے قسم کھلاکر دو احتمالون مین سے ایک کو متعین کر کے حکم رجعت کا صادر فرمایا اگر حضرت
رکانہ یہ بیان کرتے کہ مراد البتہ سے تین طلاق تھی تو آنحضرت صلعم حکم طلاق مغلظہ کا دیتے عبد اللہ بن سائب
کے حق مین بھی **قال** فی الخلاصہ وثقہ الشافعیؒ کما فی المغنی **نافع** ابن عجیر پر جو مجہول
ہونیکا اعتراض کیا گیا ہو وہ صحیح نہین ہو تقریب مین ہو ذکرہ البغوی فی الصحابۃ وابن حبان وغیرہ
فی طبقۃ التابعین بغوی نے نافع ابن عجیر کو صحابہ مین لکھا ہو اور ابن حبان وغیرہ نے تابعین
مین ذکر کیا ہو صحابہ ہون یا تابعین مجہول نہین ہین اس حدیث رکانہ کو ابو داؤد نے جو بطریق امام شافعیؒ
روایت کیا ہو اسمین زبیر بن سعید الہاشمی نہین ہین جن پر کہ شوکانی نے ضعیف ہونیکا اعتراض کیا
ہو اور امام بخاری کا یہ اعتراض کہ حدیث مضطرب فی المتن ہو کبھی البتہ روایت کیا ہو اور کبھی ثلاثاً **جواب**
اسکا یہ ہو کہ البتہ کبھی بجائے ثلاثاً کے بولا جاتا ہو اور ثلاثاً بجاے البتہ کے ۔ دیکھو فاطمہ بنت قیس کے حدیث
مین جو آویگا کہ حضرت فاطمہؓ نے کبھی طلقنی ثلاثاً ۔ اور کبھی طلق البتہ ۔ کہا یہ سب الفاظ مسلم مین موجود
ہین تو معلوم ہوا کہ ثلاثاً کا استعمال البتہ مین ہوتا تو اعتراض اضطراب کا جو امام بخاریؒ نے فرمایا ہے
اٹھ گیا کیونکہ اضطراب جب ہوتا کہ دونون معنی متضاد ہوتے ہین **قال** المنذری اصحہا انہا
طلق البتۃ وان الثلاث علی معنی انتہی ما فی المغنی شرح دارقطنی **ترجمہ** الحافظ
المنذری نے کہا کہ صحیح یہی ہو کہ رکانہ نے طلاق البتہ دیا تھا اور لفظ ثلاث جو بعض طریقہ مین مروی ہو وہ معنیً
ذکر کیا گیا ہو قال النووی انہ طلقہا البتۃ ولفظ البتۃ یحتمل الواحدۃ والثلاث وصاحب
ہذہ الروایت اعتقد ان لفظ البتۃ تقتضی الثلاث فرواہ بالمعنی وایضاً قال النووی

اما الروایۃ التی رواہ المخالفون ان رکانۃ طلق ثلاثا فجعلها واحدۃ روایۃ ضعیفۃ
اعتراض اگر کوئی کہے کہ اسی حدیث رکانہ کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہو حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے
اسمین لفظ طلاق ثلاثا ہے حدثنا سعید ابن ابراھیم ثنا ابی عن محمد ابن اسحٰق قال حدثنا داؤد
ابن الحصین عن عکرمۃ مولی ابن عباسؓ عن ابن عباسؓ قال طلق رکانۃ بن عبد
یزید اخو بنی مطلب امرأتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیها حزنا شدیدا
قال نعم فسأله رسول اللہ صلعم کیف طلقتها قال طلقتها ثلاثا فقال فی مجلس
واحد قال نعم قال انما تلک واحدۃ فارجعها الخ **ترجمہ** رکانہ نے ایک جلسہ مین تین طلاق
دیا تو آپنے رجوع کرا دیا تھا **جواب** اسکا چند وجوہ سے ہو جواب اول یہ ہو کہ رکانہ کی حدیث کو چند لوگون نے
روایت کیا ہو حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے اور نافع ابن عجیر نے ابن عباسؓ کی روایت مین ہو۔ کہ طلاق
ثلاثہ دیا اور نافع ابن عجیر نے جو اولاد رکانہ سے ہین انھون نے طلق البتۃ۔ روایت کیا ہو اور اسیکی تائید عبد اللہ
بن علی بن یزید بن رکانہ نے کیا ہو جسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہو جیسا کہ اوپر گذرا نافع بن عجیر کے
روایت کو عبد اللہ ابن عباس کے روایت پر ترجیح ہو کیونکہ نافع ابن عجیر اولاد رکانہ سے ہین اور بقول (اہل
البیت ادری بما فی دارہ) گھر کے لوگ کی بات کا اعتبار زیادہ ہونا چاہیے غیر کے اعتبار سے چنانچہ
ابو داؤد نے بھی ایک وجہ ترجیح کی یہی بیان کیا ہو خصوصا جبکہ عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے بھی
جو اولاد رکانہ سے ہین نافع کے روایت کی متابعت کی ہو لیکن اعتراض ضعیف ہونیکا حدیث نافع ابن
عجیر کے اولا تو غیر صحیح ہو ثانیا حدیث عبد اللہ ابن عباسؓ پر بھی محدثین نے جرح و قدح کی ہو خود امام
احمدؒ نے اسکی تضعیف کی ہو **قد حکی** الخطابی ان امام احمدؒ یضعف طرق ھذہ
کلها انتهی ما فی الفتح و زاد المعاد۔ **قال** ابن حجر فی تلخیص الحبیر ان رکانۃ اتی
رسول اللہ صلعم فقال انی طلقت امرأتی سهمیۃ البتۃ واللہ ما اردت الا واحدۃ

رد ھا علیه رواه الشافعی وابوداؤد والترمذی وابن ماجه واختلفوا
ھل العلم ھو من مسند رکانة او مرسل عنه وصححه ابوداؤد وابن حبان
والحاکم واعله البخاری بالاضطراب وفی الباب عن ابن عباسؓ فیه طلق ثلاثاً
رواه احمد والحاکم وھو معلول ایضاً انتھی حدیث عبد اللہ ابن عباس مین محمد بن
سحق ہین وہ متکلم فیه ہین کلام انمین مشہور ہو اور داؤد ابن الحصین کے بارہ مین قال ابو حاتم
یس بقوی لولا ان مالکا روی عنه لترک حدیثه وقال الجوزجانی لا
یحمدون حدیثه قال الساجی منکر الحدیث متہم برائ الجوارح قال علی ابن مدینی
ما روی عن عکرمة فمنکر قال ابو داؤد واحادیثه عن عکرمة مناکیر کما
فی المغنی شرح دارقطنی دوسرا جواب یہ ہی کہ داؤد بن الحصین اسمین متفرد ہین جو راوی ہین لفظ طلق
ثلاثا مین ۔ بخلاف نافع بن عجیر کی جو راوی طلق البتہ ۔ کی ہین انکی متابعت عبد اللہ بن علی نے کی ہی
سرا جواب یہ ہی کہ نافع ابن عجیر کی حدیث مین لفظ طلق البتہ ہی اور داؤد بن الحصین کے روایت مین لفظ طلق
ثلاثا ۔ ہی اور ممکن ہی کہ کسی راوی نے لفظ البتہ ۔ کو معنی مین ثلاثا کے سمجھکر بجای طلق البتہ کے طلق ثلاثا ذکر
یا ایسا ہی ذکر کیا نووی نے صحیح مسلم مین کما سبق تو اس صورت مین یہ حدیث بھی موافق مذہب
مہور کے ہوئی نہ مذہب شاذہ کے علاوہ اسکے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ جو راوی حدیث ۔ ان
کا نطلق ثلاثا کے ہین انسے کثرت سے فتوی خلاف روایت کے مروی ہین کہ وہ حضرت طلاق ثلاثہ کو
مغلظہ ہونیکا فتوی دیتے تھے جیسا ابھی منقول ہوگا اور اسی حدیث کو ابو داؤد نے بطریق ابن جریج
ن بعض بنی رافع عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہی اسمین قطع نظر مجہول ہونے راوی کے دوسری
ح یہ ہی کہ عبد یزید ابو رکانہ قبل اسلام کے مرگئے تھے علامہ سیوطی لباب النقول فی اسباب
نزول مین سورہ طلاق کی شان نزول مین فرماتے ہین اخرج الحاکم عن ابن عباسؓ قال طلق عبد

یزید ابو رکانۃ ام رکانۃ ثم نکح امرءۃ من مزینۃ فجاءت الی رسول اللہ صلعم
الخ قال الذہبی الاسناد واہ والخبر خطاء فان عبد یزید لم یدرک الا
سلام انتہی مافی الباب المنقول **حدیث ثالث** حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ہی جسکو
دارقطنی نے روایت کیا ہے قصہ طلاق حیض مین **حدیث** اخبرنا علیؓ بن محمد عبداللہ
الحافظ نا محمد بن شاذان الجوہری نا معلی بن منصور نا شعیب بن زریق
عن عطاء الخراسانی حدثہم عن الحسن قال نا عبداللہ ابن عمرؓ قال فقلت
یارسول اللہ صلعم ارایت لوطلقتہا ثلاثا انکان یحل لی ان اراجعہا قال لا
کانت تبین منک وتکون معصیۃ **ترجمہ** عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ یہ حکم مراجعت
کا جو آپنے دیا چونکہ ہمنے ایک طلاق دیا تھا۔ اگر ہم تین طلاق دیتے تو بھی کیا مجھکو حلال تھا کہ رجوع
کر لیتے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین حلال تھا رجوع کرنا اگر تم تین طلاق دیتے وہ عورت تم پر حرام
ہوجاتی اور یہ تین طلاق ایک جلسہ مین دینا گناہ ہوتا۔ اسکی پوری حدیث تو اوپر فصل اول بحث طلاق
حیض مین گذر چکی جسکو بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ لیکن اس زیادتی کو یعنی جملہ
ارایت لوطلقتہا ثلاثا الخ کو دارقطنی و ابن ابی شیبہ نے بطریق عطا خراسانی کے روایت کیا ہی
یہ زیادتی بطریق عطا خراسانی مروی ہی عطا خراسانی پر بعض محدثین نے جرح کیا ہی لیکن وہ جرح مبہم ہی اگر معتبر
ہے تو اسیقدر کہ کم حافظ تھی **وقد** وثقہ الترمذی وقال النسائی و ابوحاتم لا بأس
بہ قال ابن حبان من خیار عباد اللہ غیر انہ کثیر الوہم سئ الحفظ انتہی مافی المغنی
تقریب التہذیب مین ہے عطاالخراسانی ابن ابی مسلم صدوق یہم کثیرا ویدلس من الخامسۃ۔ میزان مین ہی
قال احمد ویحیٰ والعجلی وغیرہم ثقۃ۔ قال ابوحاتم ثقۃ صحیح قال الترمذی
عطا ثقۃ روی عنہ مالک ومعمر ولم یسمع ان احدا من المتقدمین تکلم فیہ

[اور] ایک راوی اس حدیث کا شعیب ابن زریق ہین قال فی التقریب شعیب ابن زریق
[الش]امی ابو شیبہ صدوق یخطی من السابعہ انتہی قال فی المیزان شعیب
[ابن ز]ریق قال وجہم لاباس بہ قال الدارقطنی ثقة قال ابن معین ثقة قال العجلی
[ثق]ة صاحب السنة نبیل قال یعقوب ابن شیبہ ثقة متقن لم اجد لہ
[ح]دیثا منکرا سمع عن الحسن انتہی ایک راوی علی بن منصور ہے **فی التقریب**
علی بن المنصور الرازی ابو یعلی نزیل بغداد ثقة سنی فقیہ طلب القضا
متنع اخطا من نہ عمران احمد رماہ بالکذب من العاشرہ بیہقی نے اس حدیث
[پر] اعتراض کیا ہو کہ عطا نے اس زیادتی کو روایت کیا ہو اور اسکی کسی نے متابعت نہین کیا اور وہ ضعیف
[ح]دیث ہو **جواب** اسکا ابن ہمام نے یہ دیا ہے کہ متابعت اسکی شعیب بن زریق نے کیا ہو
[ج]سکو طبرانی نے روایت کیا ہے **حدثنا** علی بن سعید الرازی ثنا یحیی
[ب]ن عثمان ابن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا ابی ثنا شعیب ابن زریق ثنا الحسن
[ا]لخ سند کو متنا تو اعتراض تفرد کا جو بیہقی نے کیا ہے جاتا رہا اور جرح ضعف کی اوپر ہی مرتفع
ہو گئی اور جواب تدلیس کا یہ ہو کہ عطا نے اس حدیث کو حسن سے حدثنا کر کے روایت کیا ہو اور جو تدلیس حدثنا
کر کے اپنے شیخ سے روایت کرے وہ حدیث متصل ہوتی ہو تو یہ حدیث متصل ہو گئی اور جواب وہم کا
یہ ہو کہ در حقیقت یہ زیادتی یعنی۔ فقلت یا رسول اللہ ان طلقتہا ثلاثا کان یحل لی ان ار ا
جعہا قال لا کانت تبین منک وتکون معصیة انتہی اسقدر طول طویل عبارت
یا فی نفسہ حدیث رسول اللہ صلعم کی ہو یا عطا نے اس حدیث کو وضع کیا ہو یا عطا نے اسقدر طول
طویل عبارت وہمًا روایت کیا ہو یہ عبارت وضعی ہرگز نہین اسمین کوئی راوی متہم بالکذب یا بالوضع نہین
ہو علما ناقدین نے ان رواۃ کو متہم بالکذب نہین کیا ہو اور وہم ایک دو لفظ مین ہوتا ہو نہ اسقدر

طول طویل عبارت مین جو فی نفسہ ایک علحدہ پوری حدیث ہی کوئی وہ تمہا بیان کر سکتا ہی تب خواہی نخواہی یہ حدیث رسول اللہ صلعم کی ہی اور اگر بطریق تنزل ضعف کو تسلیم بھی کر لین تو اس حدیث کی ضعف کو اثر حضرت ابن عمرؓ کی جو راوی اس حدیث کے ہین رفع کر دیتی ہی جسکو بخاری نے معلقا و مسلم نے مسندًا اپنی صحیح مین روایت کیا ہی **حدیث** قال نافع فکان ابن عمرؓ اذا سئل عن الرجل اذا طلق امرئتہ وھی حایض یقول اما طلقتھا واحدۃ او اثنین فان رسول اللہ صلعم امرہ ان یراجعھا ثم یمھلھا حتی تحیض حیضۃ اخری ثم یمھلھا ثم تطلقھا قبل ان یمسھا واما انت طلقتھا ثلاثا فقد عصیت ربک فیما امرک بہ من الطلاق امرئتک وبانت منک **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ اس شخص کو جو اپنے زوجہ کو تین طلاق حیض مین دیتا تھا اُسکو یہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر تو ایک یا دو طلاق دیتا تو آنحضرت صلعم نے ایسے حالت مین حکم مراجعت کا دیا ہی اور تو نے تین طلاق دیا ہی اسلئے تو نے گناہ کیا خدا کا اور عورت تیری تجھسے بائن ہو گئی۔ حضرت ابن عمرؓ کا یہ فرمانا کہ نبی صلعم نے ایک اور دو طلاق مین حکم مراجعت کا دیا اور تو نے اے سائل تین طلاق دیا ہی اسلئے وہ عورت تجھپر حرام ہو گئی تو اُسی حصر سے معلوم ہوا کہ نبی صلعم نے تین طلاق مین حکم مراجعت کا نہین دیا ہی ورنہ حضرت ابن عمرؓ تین طلاق مین فتویٰ مغلظ ہونیکا نہین دیتے جب تک کہ اس بارہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم نہین سُنا ہی ہرگز مغلظ ہونیکا فتویٰ نہین دیا ہی حضرت ابن عمرؓ کی متابعت سنت کی مشہور ہی حدیث مرفوع ابن عمرؓ کی جسکو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ او طبرانی نے بطریق عطا و شعیب ابن زریق روایت کیا اور اس فتویٰ کو حضرت ابن عمرؓ کے جسکو بخاری و مسلم نے بطریق نافع روایت کیا ہی ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بیشک حدیث مرفوع بھی صحیح ہے گو بعد کو بسبب بعض رُوات کے کسیقدر ضعف تا دہی گیا ہی اور وہ رُوات بھی فی الحقیقت مجروح نہین ہین لیکن قرن اول مین ضرور

صحیح تھی اسی بناپر حضرت ابن عُمر نے موافق حدیث مرفوع کی طلاق ثلاثہ کو طلاق مغلظہ ہونیکا فتوی
دیا ہی فلیتدبر فانہ حق والحق احق بالاتباع **حدیث رابع** محمود ابن لبید کی ہی
جسکو نسائی نے بسند صحیح علی شرط مسلم روایت کیا ہی **حدیث** عن محمود ابن لبید قال اخبر
رسول اللہ صلعم عن رجل طلق امرئتہ ثلاثا جمیعًا فقام رسول اللہ صلعم غضبانا
وقال ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظہرکم فقام رجل وقال یارسول اللہ صلعم افلا
اقتلہ قال ابن وہب قد رواہ عن مخرمۃ بن بکیر بن اشیح عن ابیہ فقال سمعت
محمد ابن لبید ومخرمۃ ثقۃ بلا شک انتہی فی زاد المعاد ترجمہ محمد ابن لبید نے کہا
کہ نبی صلعم کو خبر پہونچی کہ فلان شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک جلسہ مین دیا تو آنحضرت کو بہت
غصہ آیا اور فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کرتا ہی اور ہم ابھی تک زندہ ہین ایک صحابی نے اس
غصہ کو دیکھکر کہا کہ اُس شخص کو قتل کردون۔ امام مسلم نے مخرمہ سے بروایت باپ اُسکے احتجاج کیا
ہی اب رہی یہ بات کہ اس حدیث مین اسکا ذکر نہین ہی کہ اُس طلاق کو مغلظہ قرار دیا یا رجعی اس سے سکوت ہے
لیکن دوسری حدیث جو بعد کو آتی ہی اُسمین تصریح اسکی موجود ہی کہ اُس طلاق کو مغلظہ قرار دیا ایک حدیث
دوسری کی تفصیل کرسکتی ہی علاوہ اسکے آپکا اسقدر غصہ فرمانا کہ دوسرا صحابی اجازت قتل کی طلب
کرتا ہو صاف بتلا رہا ہے کہ طلاق ثلاثہ مغلظہ تھی ہمنے اوپر ہی ثابت کیا ہی کہ شی ممنوع جب تک
مشتمل مضرت کو نہین ہے کوئی شی ممنوع نہین ہوسکتی ہی چونکہ طلاق ثلاث جلسۂ واحدہ مین مغلظہ ہوجاتی ہی
جسکی تدارک ممکن نہین ہی اور جلسہ متعدد مین دینے سے تدارک یعنی بعد صلاح پھر رجوع کرنا درمیان
عدت کے ممکن ہی اور یہ عدم تدارک مضرت سخت ہی اسلئے ایک ہی جلسہ مین تین طلاق دینا ممنوع ہے
اسیوجہ کر آنحضرت نے غصہ فرمایا جب طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ مین دینے سے ایک ہی شمار کیجاتی تھی
تو اولاً تین طلاق دینے کی ضرورت ہی کیا تھی ثانیاً یہ کہ جب تین طلاق سے زوجہ مغلظہ ہوئی ہی نہین جیساکہ

ایک طلاق دینا جیسا تین دینا تو مضرت ونقصان ہی کیا ہوا جو تین طلاق جلسہ واحدہ مین ممنوع ہوئی اور غصہ کیون فرمایا گیا نہین بلکہ تین طلاق فوراً ایک جلسہ مین دینے سے تدارک غیر ممکن ہی اسیلئے ممنوع ہی اور چونکہ تین طلاق ایک جلسہ مین بھی مغلظہ ہوتی ہی اسی لئے طلاق نے تین دیا ورنہ تین طلاق دینا لغو تھا اور آنحضرت صلعم کا غصہ فرمانا اسواسطے تھا کہ اللہ جلشانہ نے اس طلاق کو بمہلت مشروع فرمایا تاکہ اگر اصلاح بین الزوجین ہو جاے تو تدارک ممکن ہو لوگ اس وسعت کریمانہ کو کیون ضایع کرتے ہین تدارک کی موقع کو کیون جانے دیتے ہین مہلت مین جلدی کیون کر بیٹھتے ہین امت مثل بچہ نافہم کے ہین اور نبی صلعم مثل پدر شفیق کے بری باتون سے کبھی شفقت سے اور کبھی قہر غضب سے روکتے تھے مودب کو چاہیے کہ اپنی ماتحت کو بھلے بات کی ہدایت کرے بری بات سے متنبہ کرے اسلئے آنحضرت صلعم نے اس جلدبازی سے روکنے کے لئے غصہ فرمایا مہلت عطیہ شارع کی پیروی کرنیکی ہدایت فرمائی اس بات کے بیان کرنیکی ضرورت ہی نہ تھی کہ وہ عورت مطلقہ مغلظہ ہوگی یا نہین کیونکہ وہ حکم تو نص قرآن سے ثابت ہی کہ تین طلاق کے بعد عورت حرام ہو جاتی ہی حکم رجعت بعد طلاق ثلاثہ کے منسوخ ہو گیا لیکن یہ تینون طلاق کو تین عدت مین بانٹ کر دینے کا حکم استحسانا ہی تا کہ اگر شاید تین ماہ کے اندر اصلاح ہو جاے تو تدارک ممکن ہو تو اس خلاف ہدایت کے عمل گویا خدا کے ہدایت کیساتھ ہنسی کھیل کرنا ہی **حدیث پانچوین** جسکو امام بخاری نے باب وقوع ثلاث فی مجلس واحدہ مین لاکر استدلال کیا ہی کہ تین طلاق جلسہ واحدہ مین مغلظہ ہوتی ہے

حدیث عن عایشۃ رض ان رجلا طلق امرءتہ ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلعم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتہا کما ذاقت الاول **ترجمہ** ایک شخص نے اپنے زوجہ کو تین طلاق دیا تھا تو اس عورت نے دوسرا نکاح کیا اس شوہر نے بھی قبل وطی کے طلاق دیدیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اب شوہر اول پر حلال ہوئی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابھی نہین یہان تک کہ شوہر ثانی وطی نکرلے۔ اس حدیث سے متبادر معلوم ہوتا ہی کہ ایک جلسہ مین تین طلاق دیا تھا اسیواسطے امام بخاری نے

باب وقوع طلاق الثلاث مین ذکر کیا اور یہی معلوم ہوا کہ طلاق ثلاث ہی مغلظہ ہو نہ تین عدت کیونکہ راوی
نے طلق ثلاثا ذکر کیا ہو نہ یہ کہا کہ طلق فی ثلاث العدت تو معلوم ہوا کہ طلاق فی العدت الثلاث
شرط تغلیظ طلاق ثلاث ہی حدیث چھٹی فاطمہ بنت القیس کی ہو سوای بخاری کے اور بہت
محدثین نے روایت کیا ہو دار قطنی نے یون روایت کیا ہے حدیث اخبرنا ابو احمد
بن ابراھیم الجرجانی نا عمران ابن موسیٰ بن مجاشع السختیانی انا شیبان
ابن روح نا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
عن ابیه ان عبد الرحمن بن عوف طلق امرأته تماضر بنت الاصبعیة وھی ام
ابی سلمة ثلاث تطلیقات فی کلمة واحدة فلم یبلغنا ان احدا من اصحابه
عاب ذلك قال ونا سلمة بن ابی سلمة عن ابیه ان حفص بن مغیرة
طلق امرأته فاطمة بنت القیس علی عهد رسول الله صلعم ثلاث تطلیقات
فی کلمة واحدة فابانها منه النبی صلعم ترجمہ حفص ابن مغیرہ نے فاطمہ بنت القیس
اپنے زوجہ کو تین طلاق جلسۂ واحدہ مین دیا تھا تو آنحضرت صلعم نے حکم مغلظہ کا دیا اور اسی حدیث کو
مسند مین احمد نے بھی بطریق مجالد عن الشعبی روایت کیا عن الشعبی ان فاطمة بنت القیس
خاصمت اخا زوجها الی النبی صلعم لما اخرجها من الدار ومنعها النفقة
فقال مالك ولابنت قیس قال یا رسول الله صلعم ان اخی طلقها ثلاثا جمیعا
الخ اسمین بھی ذکر ہو کہ حفص ابن مغیرہ نے تین طلاق ایک جلسہ مین دیا تھا ان دونون طریقہ کو ملانی
سے یہ اعتراض کہ مجالد اس قول طلق ثلاثا جمیعا مین منفرد ہو مرتفع ہوگیا کیونکہ محمد بن راشد نے سلمہ
بن سلمہ سے طلق ثلاث تطلیقات فی کلمة واحدة روایت کیا ہو اور بھی اس بات کی
تائید کرتی ہے حدیث صحیح مسلم کی جو بطریق ابی سلمہ اور عامر شعبی و ابی بکر کی مروی ہو عن ابی سلمة

والشعبی عن فاطمة قال طلقنی البتة وعن ابی بکر قالت طلقها ثلثاً ان سب روایتون کو جو بطریق

متعدد فاطمہ سے صحیح مسلم مین مروی ہے اور دارقطنی اور سند کی روایت سے ملاکر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

حفص ابن مغیرہ نے فاطمہ کو تین طلاق ایک جلسہ مین دیا تھا اور آنحضرت نے اُس طلاق پر حکم مغلظہ ہونیکا

دیا تھا **اعتراض** اگر کوئی کہے کہ مسلم کی روایت مین تصریح اسکی موجود ہے کہ حفص ابن مغیرہ نے ایک

طلاق منجملہ تین طلاق کے جو باقی رہگیا تھا یمن سے بھیجوایا تھا عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة

ان اباعمرو ابن حفص بن مغیرہ خرج الی الیمن مع علیؓ ابن ابی طالب فارسل امرئته

فاطمة بنت القیس تطلیقة کانت من طلاقها **جواب** اُسکا یہ ہے کہ ہان یہ روایت

بیشک صحیح مسلم مین ہے لیکن یہ روایت خود صحیح مسلم کی روایت کے خلاف ہے خود صحیح مسلم مین ہے کہ حفص ابن

مغیرہ تین طلاق دیکر یمن گئے تھے عن سلمة بن عبد الرحمن عن ابیه ان فاطمة بنت القیس

اخبرته ان زوجها حفص بن مغیرة المخزومی طلقها ثلاثاً ثم انطلق الی الیمن اور اسی

بات کی تائید حدیث دارقطنی کی کرتی ہے کہ قبل جانے یمن کے تین طلاق دیا تھا جو بطریق عبد الرحمن ابن

عاصم بن ثابت مروی ہے عن عبد الرحمن بن عاصم بن ثابت ان فاطمة بنت القیس

کانت تحت رجل من بنی مغیرة اخبرته انه طلقها ثلاثاً وخرج الی بعض المغازی

تو قبل یمن جانیکے تین طلاق دینے کو کئی محدثین نے روایت کیا ہے اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ یمن سے طلاق بھجوانیکی

روایت کسی راوی کا وہم ہے چنانچہ ابن ماجہ نے باب طلاق الثلاث فی مجلس واحد کا باندھکر اسی حدیث

فاطمہ بنت القیس کو بطریق عامر شعبی روایت کر کے استدلال کیا ہے **حدیث ساتوین** حضرت

عایشہؓ کی ہے جسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے **حدیث** اخبرنا احمد بن علی بن العلا نا ابو

عبیدة بن ابی السفر نا ابو اسامه عن زائدة بن قدامه عن علی بن زید عن ام محمد

عن عایشةؓ قالت رسول اللہ صلعم اذا طلق الرجل امرئته ثلاثاً لم تحل له حتی تنکح

فرمایا کہ سچ کہا اس اثر سے معلوم ہوتا ہی کہ صحاب لوگ طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ کو مغلظہ قرار دیتے تھے **فتوی ساتوان** حضرت عبد اللہ بن عمرو رض بن العاص کا ہی جسکو امام مالک نے روایت کیا ہی مالک عن یحیی بن سعید عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن النعمان بن ابی عیاش الانصاری عن ابن یسار قال جاء رجل یسئال عبد اللہ ابن عمرو رض ابن العاص عن رجل طلق امرءۃ ثلاثا قبل ان یمسہا قال عطاء فقلت انما طلاق البکر واحدۃ فقال لہ عبد اللہ ابن عمرو العاص انما انت قاص الواحدۃ تبینہا والثلاث تحرمہا حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** ایک شخص نے سوال کیا حضرت عبد اللہ بن عمرو رض بن العاص سے کہ جسنے تین طلاق دیا اپنی زوجہ غیر مدخولہ بہا کو کیا حکم ہی عطا ابن یسار جو وہان حاضر تھے کہا کہ ایک شمار کیا جائیگا عبد اللہ بن عمرو رض بن العاص نے عطا کو ڈانٹا کہ تم تو قصہ گو آدمی ہو ایک طلاق عورت غیر مدخولہ بہا کو جدا کرتی ہی اور تین طلاق حرام کرتی ہی بغیر نکاح دوسرے شخص کے وہ عورت حلال نہوگی یہ اثر بہی نہایت صحیح ہی اگر طلاق ثلاثہ کا مغلظہ ہونا اجتہادی ہوتا اور صحابہ اس مسئلہ مین مختلف الرائے تھے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رض بن العاص عطا کو کیون ڈانٹتے ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد پر مسائل اجتہادیہ مین سرزنش کرنیکا کوئی حق نہین ہی اس روک ٹوک سے صاف ظاہر ہی کہ یہ حکم منصوص ہی **حضرت** انس رض سے بہی طحاوی نے ایساہی روایت کیا ہی کہ طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ والی مغلظہ ہوتی ہی **فتوی آٹھوان** حضرت جعفر صادق رض کا ہی جسکو دارقطنی نے روایت کیا ہی **اخبرنا** القاضی احمد بن بن الکامل نا عبد اللہ بن کثیر نا محمد بن مروان القطان نا سعید بن عثمان الخزاز عن عابد بن حبیب عن ابان بن تغلب قال سألت جعفر بن محمد عن الرجل طلق امرأتہ ثلاثا فقال بانت منہ ولا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ فقلت لہ افتی الناس بہذا قال نعم **ترجمہ** ابان بن تغلب نے حضرت جعفر صادق سے پوچھا کہ جسنے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیا کیا حکم ہی کہا وہ طلاق مغلظہ ہی شوہر اول پر بغیر حلالہ کے جائز نہین ہی ابان نے کہا کیا لوگ ایساہی فتوی دیتے تھے کہا کہ ہان۔ تقریب مین ہی عابد ابن حبیب صدوق رمی بالتشیع **میزان** مین بہی عن یحیی ثقۃ روی غیرہ عنہ صویلح وذکر ابن حبان فی الثقات **ف** جسقدر یہ سب فتاوی

لاجتهاد فيه جزم به الرازي في المحصول وغيره واحد من ائمة الحديث وجزم به الزركشي
في مختصره - اور بهی سیوطی طلوع الثریا مین لکهتے ہین **قال** قال حافظ ابن حجر هذا هو المعتمد عند
من المحدثين والامام شافعي وابي جعفر طبري والطحاوي وابي بكر ابن مردويه في تفسير المسند
والبيهقي وابن عبد البر وآخرين قد حكى ابن عبد البر الاجماع على مسند وجزم بذلك
الحاكم في علوم الحديث والامام الرازي في المحصول **ترجمہ** جو اثر صحابہ ایسا ہو کہ جسمین
عقل و اجتهاد کو دخل نہو وہ اثر بہی مرفوع ہی امام رازی و زرکشی و ابن حجر و امام شافعیؒ و ابو جعفر طبری و طحاوی
و ابو بکر ابن مردویہ و بیہقی و ابن عبد البر نے کہا کہ وہ اثر مرفوع ہی بلکہ ابن عبد البر نے کہا کہ اسپر اجماع ہے
تین طلاق کے رجعی یا مغلظ ہونے مین عقل کو کوئی دخل نہین ہی بلکہ ایسے احکام سے ہین کہ جسکی بنا محض شارع کے
حکم پر موقوف ہی اسلئے یہ کل فتاوی صحابہؓ کہ جو اوپر منقول ہوئی حکم مین حدیث مرفوع کی ہین جب تک کہ
شارع کے جانب سے کوئی حکم طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کے مغلظ ہونے مین نہین سنا ہوگا ہرگز مغلظ ہونیکا
فتوی نہین دیا ہوگا تو کل فتاوی براسہ ایک علحدہ حدیث مرفوع ہو بلکہ اسکی حدیث مرفوع ہونیکا
احتمال زیادہ قوی ہی برخلاف حدیث ابن عباسؓ کے اسمین احتمال عدم علم کا بہی ہی اسقدر احادیث کو
جو بعض بروایت شیخین و بعض بروایت مسلم و بعض علی شرط مسلم و بعض حسن لذاته و بعض بسبب تعدد
طرق و متابعت و معاضدت کثیرہ کی حسن لغیرہ ہین اور اسقدر فتاوی اجلہ فقہاء صحابہ کو جو اصح طریقون سے
مروی ہی جنسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ طلاق بکلمہ واحد و بجلسہ واحد طلاق مغلظ ہوتی ہی ایک ایسے محقق کے
کہنے پر جسکی تحقیق بمقابلہ تحقیق ائمہ اربعہ و مجتہدین سلف و قدماء محدثین کی کچھ وقعت نہین رکھتی ہی نظر انداز کرنا سراسر
سادہ لوحی ہی تابعین وقوع طلاق ثلاثہ ذرا انصاف سے فرمادین کہ تحقیق صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین عظام
قابل اعتماد ہی یا محض دو ایک شخص کی تحقیق قابل وثوق ہی اگر قلوب مصفی سے کل مباحث پر غور کرینگے تو آئینہ
انصاف مین صاف نظر آئیگا کہ حق جانب جمہور ہی خود تو شوکانی وغیرہ ایسے محققین کے اقوال پر تقلید جامد کر کے

ایسے اڑی بیٹھے ہین جیسے زمانہ جیٹھ کا میخ اور دوسری لوگ مقلدین ائمہ ہدیٰ کی تقلید پر کفر و شرک کا فتویٰ
اڑا رہے ہین جب تقلید سے اسطرح بھاگتی ہین جیسے شیر سے لومڑی تو پہر خود ہی کیون نہین قرآن
و احادیث سے تحقیق کر کے دلائل شافیہ پیش ناظرین کرین شوکانی وغیرہ کی تقلید کر کے پہر محقق نام رکھنا
دعوی کی خلاف ہی شوکانی وغیرہ کی تحقیقات سب لوگ پر حجت نہین ہی علی الخصوص اُنپر جو تقلید پر
تبرا کہتے ہین یہ کیا خوب ادعای تحقیق ہی کہ صحابہ کے فتاوی شوکانی وغیرہ کی تحقیقات پر اعتماد کر کے
رد کیا جاتا ہی یہ تحقیق نہین ہے بلکہ تحقیق و انصاف کی گردن پر کُند چھُری پھرتی ہی جتنے مسائل مختلف
اہل سنت والجماعت کی ہین ہر ہر جانب بڑے بڑے صحابہ مجتہدین کی ایک جماعت ضرور ہوتی ہی اور یہی
وجہ اختلاف مجتہدین مابعد کی ہوئی ہی جس مسئلہ مین کسی صحابہ کا فتویٰ نہین ہی وہ مسئلہ مردود ہے
اسیواسطے اہل بدعت کی مسائل غیر معتبر ہین اس مسئلہ طلاق مین ایک صحابہ بہی واحد رجعی کے
قائل نہین ہین جن بعض صحابہ کا نام بیان کیا گیا ہی اُنسے بسند صحیح خلاف مین جمہور کے ہرگز کوئی فتویٰ
مروی نہین ہی اگر بالفرض ہی بہی تو انہین سے رجوع بسند صحیح مروی ہی **تنبیہ** یہان تک مباحث
تحقیقی طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کی مغلظ ہونے مین کیگئی اب تردید ادلہ مانعین مغلظ کی بیان ہوتی ہے
بطور نقض و معارضہ والزام کی ذرا انصاف سے سُنا چاہیے **ف** تین طلاق کو کوئی مغلظ ہونا عقلاً
ثابت نہین کر سکتا ہی تین اگر مغلظ ہی تو چار کیون نہین مغلظ ہوسکتی ہے اسیطرح پانچ چھہ سات تین کو
مغلظ کہنا اور چار پانچ کو مغلظ نہین کہنا ترجیح بلا مرجح ہی تو معلوم کہ تین طلاق بحکم شارع مغلظ ہی نہ از روے
عقل کے ایک جلسہ مین ہو یا کئی جلسہ مین **فصل** جو لوگ تین طلاق ایک جلسہ مین دینی کو ایک شمار کرتے ہین
انکی بہت بڑی دلیل حدیث عبداللہ ابن عباس رض کی ہی جسکو امام مسلم نے روایت کیا ہی **حدثنا** اسحٰق
ابن ابراہیم قال انا سلیمان ابن حرب عن حماد بن زید عن ایوب السختیانی عن ابراہیم
بن میسرہ عن طاؤس ان ابا الصہباء قال لابن عباس رض ہات من ہناتک الم تکن الطلاق

لہ اسی طرح دارقطنی نے بطریق [illegible] روایت کیا ہے ۱۲ منہ

الثلاث علی عهد رسول الله صلعم وابی بکرؓ واحدۃ فقال قد کان ذلك فلما کان فی
عهد عمرؓ تتابع الناس فی الطلاق فاجازہ علیهم ترجمہ اباصهبا نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ
آپ اپنا علم بیان فرمائیے کہ تین طلاق عهد سرور کائنات صلعم وحضرت ابوبکر مین ایک ہوتی تہی پس کہا حضرت
ابن عباسؓ نے ایسا ہی تھا اور عهد حضرت عمر مین کثرت کیا طلاق مین تو حضرت عمر نے حکم دیا اُسکا اوپر انکے۔
بعض روایت مین ہے عن ابن طاؤس عن ابیه۔ فقال عمرؓ بن الخطاب ان الناس قد استعجلوا
فی امر کانت لهم فیه اناۃ فلوا مضیناہ علیهم ترجمہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لوگ جلدی
کرنے لگے ایسی چیز مین جسمین اون لوگون کو مهلت تہی پس اگر جاری کردیں اُسکو اوپر اُن لوگون کے
پس جاری کیا اُسکو اوپر انکے۔ اور ایک روایت مین ہے انما کانت الثلاث یجعل واحدۃ
علی عهد رسول الله صلعم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر فقال ابن عباس نعم
اس حدیث کو طاؤس نے روایت کیا ہے طاؤس کے سامنے اباالصهبا نے حضرت ابن عباس سے
پوچھا تہا تو اصل سائل اباالصهبا ہین چونکہ وقت سُوال کے طاؤس حاضر تھے اسلئے طاؤس نے کبھی
نام اباصهبا کا لیا کبھی نہین لیا تو معلوم ہوا کہ اصل واقعہ سُوال پر اباصهبا کے بیان کیا گیا اور طاؤس
سُنتے تھے **نقض** اسی حدیث پر بڑا زور شور ہے کہ تین طلاق بفم واحد یا بجلسہ واحد ایک طلاق رجعی
ہوتی تہی لیکن ذرا مستدل صاحب غور کرکے فرمادین تو سہی کہ فم واحد یا جلسہ واحد یا رجعی کہان سے نکالتے
ہین حدیث عبدالله ابن عباس مین تو فم واحد۔ یا جلسہ واحد کا کہین ذکر بہی نہین ہے بلکہ اس حدیث مین
تو مطلقاً تین طلاق کو ایک شمار کرنیکا واقعہ مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق بفم واحد یا بجلسہ
واحد یا جلسات متفرق دینے کو لوگ ایک شمار کرتے تھے تین برس خلافت تک حضرت عمرؓ کی تو طلاق
مغلظ کی بیخ و بنیاد ہی کٹ جاتی ہے طلاق مغلظ کوئی باقی نہین رہتی ہے اور جب تک اس حدیث مذکورہ سے
صاف لفظون مین لفظ۔ فم واحد۔ یا جلسہ واحد۔ یا رجعی۔ کا بتلایا نہین جائیگا دلیل مدعی کیساتھ منطبق

نہوگی دلیل عام سے دعوی خاص ثابت نہین ہوسکتا ہی۔ دعوی تو یہ ہی کہ تین طلاق بفم واحد یا بمجلسہ واحد
ایک رجعی ہوگی اور دلیل یہ ہی کہ طلاق ثلاث ایک طلاق ہوتی تہی ہرگز دلیل عام سے نتیجہ خاص نہین نکلنے کا
ہان اگر اس دلیل کو خاص کر دیجیے اور الفاظ محذوف و مقدر مانکر زبردستی نتیجہ خاص نکالنے پر کوئی
آستین چڑھاے تو اُسکا جواب کیا ہے مگر اہل بصیرت کے نزدیک دلیل کافی نہوگی اور ایسا ہی
گھٹا بڑھا کر دعوی اثابت ہوجاے تو ہم کہتے ہین کہ اس حدیث سے مذہب جمہور ثابت ہوتا ہی
بایںطور کہ اس حدیث کے معنی یون بیان کیا جاے کہ بعض لوگ عدم دانستگی مین فقط طلاق
فم واحد والی یعنی انت طالق ثلاثا کو ایک شمار کر کے رجعت کر لیتے تھے اور یہ واقعہ
چونکہ اوائل مین شاذ و نادر ہوتا تھا جسکی خبر آنحضرت صلعم اور حضرت ابابکر صدیقؓ کو نہین تہی
اور جب عہد حضرت عمرؓ مین لوگ اس قسم کی طلاق زیادہ دینے لگے تو حضرت عمرؓ کو خبر ہوگئی تو
فرمایا کہ طلاق مین سنت یہ ہی کہ بمہلت دین اور لوگ نادانستگی مین ایک ہی بار تین طلاق دیکر پھر
رجعت کر لیتے ہین تو ہمکو لازم ہی کہ اصل حکم تین طلاق کا جو مغلظ ہی جاری کر دین چنانچہ حکم مغلظ
کو جو بعض لوگون پر مخفی تھا جاری کر دیا اگر امضاہ کی ضمیر جو مفعول ہی طرف طلاق مذکورہ حدیث کے
پھرتی ہی تو لازم آتا ہی کہ معنی حدیث کا یہ ہو کہ حضرت عمرؓ نے اُسی طلاق مذکورہ کو امضا کیا اور
طلاق مذکورہ حدیث تو ظاہر ہی کہ تین طلاق ایک شمار ہوتی تہی اور اُسیکو حضرت عمرؓ نے بہی جاری
لیا اور جب تین طلاق ایک پہلے ہی سے شمار ہوتی تہی تو حضرت عمرؓ کیطرف اُسکی امضا کی نسبت کرنا
محض غلط ہی تو معلوم ہوا کہ ضمیر۔ امضاہ۔ کی جو مفعول امضاہ کی ہی طرف طلاق مذکورہ حدیث کے
نہین پھرتی ہی بلکہ۔ حکم طلاق۔ کے طرف پھرتی ہی تو معلوم ہوا کہ مفعول امضاہ کی حکم طلاق ہی نہ طلاق
مذکورہ حدیث پس وہ حکم طلاق اور تہا جو مخفی تھا اُسکو حضرت عمر نے عام طور پر جاری کر دیا کہ سب
لوگ واقف ہوگئے۔ دیکھئے اس تاویل سے یہ حدیث مذہب جمہور کی موافق ہوگئی نہ مذہب شاذہ کی اصل

یہ ہی کہ یہ حدیث حضرت عبد اللہ ابن عباس کی مشکل المعنی ہی کیونکہ اگر اسکو اپنے ظاہری معنی پر مراد لیا جائے
تو طلاق ثلاثہ کسی طور سے دیجاے مغلظہ نہوگی بلکہ ایک ہوگی اور یہ کلیۃً باطل ہی کیونکہ تین طلاق تین عدت
مین طلاق دینے کو سب کوئی مغلظہ کہتا ہی اور اگر لفظ۔ فم واحد یا جلسہ واحد۔ کا انکی طرف سے بڑھایا جاوی تو
مخالفت آیت صریح اور احادیث صحیح و فتاوی صحیحہ کے لازم آتی ہی اور اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کہ آیت
صریح و احادیث صحیح و فتاوی صحیحہ مین ایک ایسی حدیث کیواسطے جو اپنے ظاہری معنی پر دال نہین ہے
تاویل رکیکہ کرکے ایک مذہب جداگانہ بیدلیل قایم کیا جاے جس سے لوگ مرتکب حرام کے ہون اور استدلال
حدیث رکانہ سے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہی صحیح نہین ہی پوری بحث اسکی حدیث ثانی مین گذری
اور جواب بھی بالاستیعاب وہین مذکور ہے وہین دیکھنا چاہیے یہ نقض اگر کسی علماء سابقین سے منقول
نہوا اور فی الواقع یہ نقض وارد ہوتا ہو تو کچھ مضایقہ نہین ہی فضل اللہ یوتیہ من یشاء دوسرا نقض
یہ ہی سند رواۃ مین اس حدیث کے گفتگو نہین ہی لیکن متن حدیث مین محدثین نے قیل و قال کیا **قال**
البیہقی ہذا الحدیث احد ما اختلف فیہ البخاری و مسلم فاخرجہ المسلم و ترک
البخاری و اظنہ ترکہ لمخالفۃ سائر الروایات عن ابن عباس ثم ساق الروایات عنہ
بوقوع الثلث ثم قال فہذا روایۃ سعید ابن جبیر و عطا ابن ابی رباح و مجاہد و عکرمہ
و عمرو ابن دینار و مالک ابن الحارث و محمد بن ایاس بن بکیر قال و رویناہ عن معاویہ
بن ابی عیاش کلہم عن ابن عباس انہ اجاز الثلث و امضاہن قال ابن المنذر فغیر
جایز ان یظن بابن عباس انہ یحفظ عن النبی صلعم شیئا ثم یفتی بخلافہ انتہی
فی زاد المعاد **یعنی** بیہقی نے کہا ہی کہ یہ حدیث جسکو مسلم نے روایت کیا ہی بخاری نے اسلیے
نہین روایت کیا کہ یہ روایت طاوس کی مخالف ہی کل روایت شاگردان حضرت ابن عباس کی جسمین
طلاق ثلاثہ کے مغلظہ ہونیکا فتوی منقول ہی پھر ذکر کیا نام شاگردان کا۔ سعید ابن جبیر عطا ابن ابی رباح

مجاہد. عکرمہ. عمرابن دینار. ومالک ابن حارث ومحمد ابن ایاس بن بکیر. ومعاویہ ابن ابی عیاش ان سبنے
ابن عباس سے طلاق ثلاثہ جلسۂ احدہ کو مغلظ ہونیکا فتوی نقل کیا ہے ابن منذر نے کہا کہ یہ ممکن نہین کہ حضرت
عبداللہ ابن عباس آنحضرت صلعم کے حکم کے خلاف فتوی دین تو معلوم ہوا کہ حدیث طاؤس کی گو سنداً
صحیح ہے لیکن متناً شاذ ہے بلکہ خلاف ہے اس حدیث کے جسکو ابوداؤد وترمذی نے بطریق عکرمہ عن
ابن عباس کے روایت کیا ہے کہ شوہر کو حق رجعت بعد تین طلاق دینے کے بھی باقی رہتا تھا لیکن یہ
حق رجعت بعد تین طلاق دینے کے پھر منسوخ ہو گیا آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کے اترنے سے

روی ابوداؤد والنسائی من حدیث عکرمة عن ابن عباس فی قوله تعالی
والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء الخ وذلک ان الرجل اذا طلق
امرءته کان احق برجعتها وان طلقها ثلاثا فنسخ ذلک الطلاق مرتان بیہقی نے
کہا کہ یہ حدیث اس تاویل کو کہ یہ حدیث مسلم والی شاذ ومنکر ہے تائید کرتی ہے کہ جب حضرت ابن عباس
ہی راوی اس حدیث کے ہین کہ بعد طلاق ثلاثہ کے حق رجعت منسوخ ہو گیا تو پھر حضرت ابن عباس
یہ کیونکر فرماتے کہ تین طلاق ایک شمار کیجاتی تھی یعنی بعد تین طلاق دینے کے پھر رجعت کرنا جائز
ہے عمدة القاری مین ہے کہ قال الجصاص حدیث ابن عباس منکر۔ امام احمد نے بھی
اس حدیث کو بسبب مخالفت ہونے کل روات شاگردان حضرت ابن عباس کے شاذ ومنکر سمجھکر
ترک کر دیا جیسا کہ اثرم نے نقل کیا ہے حافظ ابن قیم نے بیہقی کا یہ جواب دیا کہ امام بخاری کا نہین
روایت کرنا اس حدیث کو جسکو مسلم نے روایت کیا ہے مستلزم شذوذ کو نہین ہے بہت سی احادیث
ایسی ہین کہ مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے نہین روایت کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ بیشک
یہ بات صحیح ہے لیکن یہ حدیث طلاق والی ایک ہی صحابہ اور انکی ایک ہی شاگرد سے بسند صحیح
مروی ہے جسپر ایک خاص مذہب کی بنا ہے ایسی حدیث کو امام بخاری ضرور روایت کرتے

مگر چونکہ یہ حدیث معلول ہی جسبطرح امام احمد کے نزدیک بسبب تفرد بلکہ مخالف ہونے دیگر شاگردان حضرت ابن عباس رض کے یہ حدیث مقبول نہین ہی اسیطرح امام بخاری کے نزدیک ضرور معلول ہی ورنہ ضرور روایت کرتے **قال** العلامۃ فی المنہج السوی مذہب الخلیلی و مذہب الحاکم ان الشاذ ما انفرد بہ ثقۃ او غیرہ ولیس لہ اصل یتابع لذالک الثقۃ قال الزرقانی قال الخلیل عما انفرد بہ الثقہ یتوقف فیہ ولا یحتج بعضون نے اس حدیث کو مضطرب المعنی کہا ہی طاوس نے یہی حدیث کو عام مدخولہ بہا و غیر مدخولہ کے بارہ مین روایت کیا ہی کما سبق **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن مروان نا ابو نعمان نا حماد بن زید عن ابو ایوب السختیانی عن واحد عن طاؤس ان ابا صہباء کان کثیر السوال لابن عباس قال اما علمت ان الرجل اذا طلق امرئتہ ثلاثا قبل ان یدخل بہا جعلواہا واحدۃ علی عہد رسول اللہ صلعم و ابی بکر رض و صدرا من امارت عمر رض قال ابن عباس کان الرجل اذا طلق امرئتہ ثلاثا قبل ان یدخل بہا جعلواہا واحدۃ علی عہد رسول اللہ صلعم و ابی بکر رض و صدرا من خلافت عمر رض فلما راء الناس قد تتابع الناس قال اجیزوہن علیہ اس حدیث مین ابا صہبا کے طلاق غیر مدخولہ بہا کا ذکر ہے دیکھئے وہی طاؤس و صہبا ہین کہ مسلم کے روایت مین مدخولہ بہا و غیر مدخولہ دونون کے بارہ مین یہ حدیث روایت کرتی ہین اور ابو داؤد کی روایت مین غیر مدخولہ بہا کے بارہ مین روایت کرتی ہین خاص کرکے اور حال مدخولہ بہا کا غیر مدخولہ سے فرق ہی تو اضطراب فی المتن لازم آتا ہی اسیواسطے علامہ قرطبی نے اس حدیث کو عبد اللہ ابن عباس رض کی مضطرب کہا **قال** القرطبی فی المفہم شرح مسلم وقع فیہ مع الاختلاف علی ابن عباس رض الاضطراب امام احمد رض نے بہی اس حدیث کو بسبب شذوذ و تفرد و مخالفت فتوی حضرت ابن عباس رض کے قبول نہین کیا **قال** الاثرم سالت ابا عبد اللہ عن حدیث ابن عباس رض۔ ما رواہ مسلم فی طلاق الثلاث

بای شیٔ تدفعه قال بروائته الناس عن ابن عباس من وجوہ خلافه۔ وکذا لک نقل
عنه ابن منصور انتہی مافی اغاثة اللهفان **ترجمہ** اثرم نے سوال کیا امام احمدؒ سے کہ
کہ آپ حدیث کو عبد اللہ ابن عباس کے کیون نہین قبول کرتے ہین فرمایا چونکہ وہ حدیث مخالف ہے
دوسری حدیث حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کہ **اباصہبانی** تعامل ناس سے سوال کیا تھا نہ حکم
نبی صلعم ہے حضرت ابن عباسؓ نے اپنا علم بہ نسبت تعامل ناس کے بیان فرمایا اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ سب صحابہ کا یہی
تعامل تھا یا سب صحابہ اسی کا فتویٰ دیتے تھے زمانہ حضرت ابابکر صدیقؓ تک ایسی کے مقرر و مفتی تھے اور یہ تعامل بحکم نبی صلعم کے
تھا ورنہ پھر متعہ کی تعامل مین جو تین برس خلافت تک حضرت عمرؓ کی برابر جاری رہا کیا جواب دیا جائیگا جو
بالاتفاق منسوخ ہی اور حدیث پر ابوداؤد کی جسمین طلاق غیر مدخولہا کا حکم مروی ہی جمع جہالت راوی مرتفع ہی جبکہ مسلم
مین اُس راوی کا نام مذکور ہی عن ایوب سختیانی عن ابراہیم بن میسرہ عن طاؤس الخ مانعین طلاق جو کہتے ہین کہ نزدیک
محدثین کی طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ حکم مین رجعی کی ہی۔ مراد محدثین سے اگر اہل ظواہر ہین جیسے کہ داؤد ابن حزم ظاہری
تو انکا خلاف و وفاق اجماع مین اعتبار نہین اور اگر مراد فقہا، محدثین ہین جیسے امام بخاری و مسلم و دیگر محدثین
و فقہا تو یہ محض غلط ہی سوای بعض ظاہریہ کی اور کسی قدما محدثین کا یہ مذہب نہین ہی کتابین موجود ہین دیکھہ لین

ف علم حلال و حرام و فرایض وغیرہ جو احکام تشریعی ہین صاحب شرع کے حکم پر موقوف ہی عام ازینکہ وہ حکم
بصراحت نص نکلی یا باستنباط و اجتہاد گو کسی غیر نبی کو من عند نفسہ حلال یا حرام یا فرض وغیرہ کرنیکا حق نہین ہے ہان اگر
کوئی علت حکم پایا جاے تو اسپر قیاس کر کی حکم حلال و حرام کا دے سکتے ہین جیسا کہ تاڑی کا حکم نص مین خاص نہین ہے لیکن علت حرمت
یعنی سکر اسمین موجود ہی شراب پر قیاس کیا گیا طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کی کوئی مقیس علیہ نہین ہی جسپر قیاس
کر کے حضرت عمرؓ نے حکم حرمت کا دیا بلکہ نص صریح کی بنیاد پر حرمت کا فتویٰ دیا گیا کما سبق پس حدیث
شریف اول تو متن ہی حدیث کی شاذ ہی دوسرے مضطرب تو مقام استدلال مین اس حدیث سے کیونکر
دعوی ثابت ہوگا بمقابلہ دوسرے حدیث صحیح اور فتاوی صحیحہ اور آیت قرآنی کے **تیسرا نقض**

یہ ہے کہ یہ حدیث مشکل سے ہی ظاہری الفاظ پر لحاظ کیا جاوی تو بالکل غلط ہوتا ہی کیونکہ ظاہر لفظ سے
سمجھا جاتا ہی کہ مطلقاً تین طلاق رجعی ہوتی ہی جلسۂ واحدہ مین وی یا جلسات متفرقہ مین۔ کان
الطلاق الثلاث علی عہد رسول اللہ صلعم واحدۃ اور ظاہر لفظ فامضاہ عمرؓ سے سمجھا
جاتا ہی کہ حضرت عمرؓ نے اُسی تین طلاق واحدہ ہی کو جاری کیا کیونکہ ضمیرہ۔ کی کسطرف پھرتی ہے
اگر طرف۔ طلاق ثلاث واحدہ کے پھیری جاے تو یہ باطل ہی اور اگر طرف مغلظ کے پھیری جائے
جیسا کہ صاحب معاث نے پھیرا ہی تو اضمار بلا مرجع لازم آتا ہی اور یہ بھی ممنوع ہی اور واسطے حل کرنے
اس حدیث کے الفاظ محذوف فم واحد وجلسۂ واحد۔ ومغلظ محذوف مانا جاے تو مخالفت قرآن و احادیث
صحیحہ وفتاوی صحیحہ جو اوپر منقول ہوئی لازم آتی ہی اور خواہی نخواہی ایک ایسی حدیث کیواسطے جو اپنے
ظاہر معنی پر دال نہین ہی و نیز مخالف عموم آیت قرآنی فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ الخ کے ہے علاوہ
برین یہ حدیث شاذ بھی ہے آیت قرآنی اور اسقدر احادیث و فتوی کے معنی کو بگاڑنا ہرگز عقل
سلیم پسند نہین کرتی ہی علی الخصوص مسئلہ حلال حرام مین دیکھو اسیواسطے حضرت عمرؓ نے حدیث فاطمہ
بنت القیس کو جو باب نفقہ وسکنی مین جو بسند صحیح منقول ہی بسبب مخالف ہونے عموم آیت لَا تُخْرِجُوْهُنَّ
من بیوتهن وللمطلقات متاع بالمعروف کے اور بسبب متفرد ہونے فاطمہ بنت القیس کے
قبول نہین کیا اور فرمایا کہ لا نترک کتاب اللہ بقول امرأۃ لا تدری حفظت ام نسیت
اور اسیطرح حضرت عائشہ رضؓ نے فاطمہ بنت القیس پر زجر فرمایا کہ فاطمہ کیواسطے اس حدیث کی روایت
مین بہتری نہین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مجرد حدیث صحیح ہونے سے وہ حدیث قابل قبول نہین ہی بلکہ اور
بھی باقی علتون سے وہ حدیث خالی ہو ورنہ معاذ اللہ حضرت عمرؓ و حضرت عایشہؓ پر بسبب عدم قبول
حدیث کے سخت الزام آتا ہی **چوتھا نقض** یہ ہی بعض محدثین نے اس حدیث حضرت عبد اللہ
ابن عباس کی یہ معنی بیان کی ہین قرن مین آنحضرت صلعم کے بعض لوگ طلاق ثلاث بتکرار لفظ

ت طالق۔ انت طالق فقط بنظر تاکید کے دیتے تھے اور مراد ایک ہی طلاق ہوتی تھی مکرر کرنے
محض غرض تاکید تھی نہ تثلیث اور چونکہ کل صحابہ سچے تھے اُنپر جھوٹھ بولنے کا احتمال ہی نہ تھا
صوصًا نزدیک صاحب وحی کے کہ فورًا انکی تکذیب مین وحی اُتر پڑتی جیساکہ اکثر منافقین کے
ذیب مین وحی اترتی تہی اسلیئے اُنکی قول پر کبہی تو قسم کھلاکر اور کبہی بغیر قسم کے اعتماد کرلیا
تا تھا اور زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ اول تو نہایت مختصر تھا دوسرے حضرت ابوبکر صدیقؓ
نے اسطرف خیال ہی نہین کیا یا آپکو خبر ہی نہین پہونچی جیسا مسئلہ متعہ مین بخلاف زمانہ امارت
حضرت عمرؓ کے کہ حالات لوگونکی متغیر ہونے لگے حضرت عمرؓ کو تجربہ ہونے لگا کہ اب سچائی زمانہ
ی کے برابر نہین رہی تو اصل حکم طلاق ثلاثہ کا جو تھا یعنی مغلظ ہونا اُسکو جاری کیا اور چونکہ یہی حکم
صلی حکم تین طلاق کا تھا کسی صحابہ نے انکار نہین کیا بلکہ سب صحابہ یہی فتویٰ دیتے رہے۔ المرء
یؤخذ علی کلامہ واللفظ یحمل علی الظاہرہ مگر ہان کوئی دلیل خارجی ظاہر پر فتویٰ
دینے سے روکے تو البتہ غیر ظاہر پر فتویٰ دینا جائز ہوگا جیسے کسی نے شکار پر بندوق چلایا اور
وہ گولی کسی آدمی کو اچانک لگ گئی اور وہ آدمی مرگیا تو ظاہر ہی کہ حکم قتل آدمی کا تو قتل ہی ہی لیکن
گر حاکم کو اصل حالت سے یقینی طور پر وقوف ہوگیا اور قاتل پر حکم قتل صادر نہین کیا تو اس سے یہ نہین
سمجہا جائیگا کہ اب حکم قتل انسان بدلگیا بلکہ یہ حکم اتفاقًا و نادرًا ہی اصل حکم قتل انسان قتل ہی ہی
جو صدق کہ زمانہ وحی مین تھا وہ صدق زمانہ قرب وحی مین باقی نہین رہا اسیطرح حالات زمانہ
کے بدلتے گئے کل یومٍ بتر ہوتا گیا اگر صاحب وحی نے باطن پر اعتماد کرکے حکم ظاہر نافذ نہین فرمایا
تو اس سے یہ نہین لازم آیا کہ حکم ہی بدل گیا کیونکہ آنحضرت صلعم کو اسباب اطلاع باطن کی بہت حاصل
تھے وحی الہام کشف جو حجت شرعی ہین بخلاف غیر کے کہ وہ ان سب اسباب سے خالی ہی
ظاہر پر اعتماد کرکے فقط باطن ہی پر بلا دلیل مجرد ایک شخص کے قول پر اعتماد کرکے خلاف ظاہر حکم

دینا ہرگز صحیح نہین بعض مواقع مین ایسا ہوتا ہی کہ حاکم حکم کسی مصلحت خاصہ کے سبب خلاف ظاہر قانون کی برتاؤ کرتا ہی اس سے نسخ اصل قانون لازم نہین آتا دیکھو آنحضرت صلعم نے نماز عصر و ظہر و نماز مغرب و عشا مدینہ مین بغیر کوئی ظاہری عذر کے جمع کیا تھا تو اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ اب سب کوئی پانچو وقت کی نماز کو گھر مین ایک ہی وقت ملا کر ادا کیا کرین کیونکہ آنحضرت صلعم نے اسطرح کیا ہی ترمذی نے اُس حدیث کو بسند صحیح روایت کیا ہی **قال** حدثنا هناد دنا ابو معاویة عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلعم بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینة من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلك فقال اراد ان لایحرج امته حضرت عمرؓ اپنی خلافت مین رنگ زمانہ کا دوسرا ہی دیکھنے لگے اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ حضرت عمرؓ حالات کو لوگون کے نہایت غور سے دیکھتے تھے اور انکو امتیاز مین انکو غایت درجہ کا ملکہ حاصل تھا باطرح کا اعتماد نکرنے لگے اور یہ خیال کیا کہ اگر عورت مطلقہ ثلاثہ شوہر اول پر فقط بر بنای قول شوہر کے کہ مراد میری تین طلاق سے ایک ہی طلاق تھی لوٹا دیجائے تو ممکن ہی کہ فی الواقع وہ شخص جھوٹا ہو اصلی بات کو چھپا کر ایک طلاق کا بیان جھوٹ کرتا ہو تو ارتکاب حرام کا احتمال ہی بخلاف حکم تین کا دینے مین کوئی قباحت نہین اگر فی الواقع تین طلاق دیا ہی اور جھوٹ ایک بیان کرتا ہی تو ظاہر ہی کہ کچھ ہرج نہین اور اگر ایک ہی طلاق دیا ہی تو بھی بعد گذر جانے مدت عدت کے وہ عورت بالاتفاق دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہی تو بھی شوہر اول سے نکاح کرنے مین کوئی ہرج نہین گو یہ جواب بطریق تنزل ہی لیکن بہت سے علماء متقدمین نے اس تاویل کو پسند کیا ہی جیسے نووی و ابن عمرؓ وغیرہ نے اگر فی الواقع تمامی جرح سے حدیث مذکور کے قطع نظر کیجای اور مورد اس حدیث کا فہم واحد یا جلسۂ واحد ہی تسلیم کر لیا جاے تو اس حدیث کے ضرور یہی معنی ہی کہ زمانہ سرور کائنات مین جو کام

ی تین طلاق کوئی صحابہ ایک جلسہ مین دیتے تھے او وہ بنظر تاکید کے دیتے تھے نہ بطور تجدید کے اور چونکہ یہ امر اتفاقی
ادر بوجہ صدق ہونے صحابہ کے انکی نیت و قول پر اعتماد کیا جاتا تھا اور جب لوگ خلافت مین حضرت عمرؓ کے
اق کی جلسۂ واحدہ مین کثرت کرنے لگے جو بہت دینا انکو شروع تھا تو حضرت عمرؓ نے حکم ظاہر طلاق کا جو
تھا جاری فرمایا اعتبار باطن کا جو عند اللہ ہے عند القضا ساقط فرمایا (القضاء یجری علی الظاہر)
مسئلہ مسلمہ ہے دیکھو منافقین پر حکم ظاہری برحا جاتا تھا حضرت عمرؓ اکثر چاہتے تھے کہ منافقین کو قتل کر ڈالین
حضرت نبوی سے رُوکے جاتے تھے اسی لئے کہ ظاہر مین تو مسلمان ہین حدیث ان الناس قد استعجلوا
انت لھم فیہ اناءۃ فلو امضاہ علیھم فامضیناہ علیھم اسی تاویل کا محمل ہے اس
مین یہ مذکور نہین ہے کہ حضرت عمرؓ حکم طلاق کا جدید من عند نفسہ دوسرا جو خلاف حکم رسول کے تھا
ی فرمایا اور جیساکہ حافظ ابن قیم نے تاویل کی ہے کہ تجدیداً تین طلاق جلسۂ واحدہ بحکم نبی صلعم طلاق
ہی تھا حضرت عمرؓ نے سیاستہً مغلظہ کردیا اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ درمیان طلاق رجعی
ق مغلظہ کی نسبت تباین کی ہے ایک محل مین دونون جمع نہین ہوسکتی ہین تو العیاذ باللہ لازم
حکم نبی کو غیر نبی نے یعنی حضرت عمرؓ نے اپنی رای سے منسوخ کردیا اس تاویل پر تو مخالفین اہلسنت کی
ی مراد آتی ہے صحابہ کرام پر جو وہ لوگ الزام عاید کرتے ہین اُسکی پوری تصدیق ہوتی ہے کہ احکام دین کو
نی الٹ پلٹ کردیا حلال کو حرام کا فتوی دیدیا کیا ضرورت ہے کہ ایسی اچھی تاویل کو چھوڑکر جس سے
حادیث و فتاوی صحابہ و آیت قرآنی جو جمہور کی دلیل ہے سب مین تطبیق ہوجاتی ہے ایسی توجیہ
سے معاندین و مخالفین سنت کو قہقہہ و مضحکہ اڑانیکا موقع ملے ہم کبھی اعتبار نہین کرسکتے ہین کہ
حافظ ابن قیم نے کی ہوگی بلکہ یہ چالاکی کسی صاحب اثنا عشری کی ہے کہ کتابون مین ابن قیم کے یہ
الحاق کردی ہو جیساکہ اُن لوگونکی جبلی عادت ہے حد شارب خمر کو جو نظیر مین پیش کیا ہے وہ نظیر اسکی
ین ہے حد شرب خمر مین کوئی نئی چیز ایجاد نہین کیگئی ہے بلکہ سزا کو زیادہ کردیا اصل نوعیت سزا مین

یعنی تکلیف جسمانی دینے مین کوئی تغیر ہرگز وہرآینہ واقع نہوا ہے یہ نہین کیا گیا ہی کہ مارپیٹ کی سزا قتل سے بدل دیگئی فلتیدبر **نقض پانچوان** اگر حضرت عبد اللہ ابن عباس کی حدیث کو تمامی نقص سے سالم مان لین توبھی مدعا جمہور ہی ثابت ہی حضرت ابن عباس فرماتی ہین کہ تین طلاق ددیا تین برس خلافت عمرؓ تک ایک شمار ہوتی تہی پھر تین شمار ہونے لگی اس حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمرؓ کے تین طلاق جلسۂ واحدہ کے مغلظ ہونے پر اجماع ہوگیا ورنہ یہ حصر صحیح نہین ہی کہ تین یا دو برس خلافت تک ایک رہا بلکہ یون کہنا تھا کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمرؓ کے بھی تین طلاق ایک ہی شمار کیجاتی تھی یا اگر مختلف ہوگئی تو یون کہنا تھا کہ بعد تین برس کے لوگ مختلف ہوگئے کوئی ایک شمار کرتا تھا اور کوئی مغلظ بہر حال اس حصر سے مغلظ ہونے پر اجماع ثابت ہوتا ہی اب یہ بات دیکھنی چاہئے کہ حضرت عمرؓ نے یہ اجتماع جبرًا یا قہرًا قایم کیا یا نادانستگی ہین اور دوسرے صحابہ خصوصًا حضرت عبد اللہ ابن عباس نے جو راوی حدیث ہذا ہین تقیہ کر کے سکوت کیا بلکہ موافق حکم حضرت عمرؓ کے فتوی دیا تو صحابہ کرام پر کتنا بڑا الزام عاید ہوتا ہی کہ جس سے قلب لرزان ہی دین کی توبیخ و بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہی کیونکہ ایسے ہی صحابہ سے ہم تک قرآن و حدیث پہونچی ہی کہ جنہون نے احکام نبی صلعم کو الٹ پلٹ کر دیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال اور کوئی صحابہ صولت فاروقیؓ سے چون بھی نہ کر سکے بلکہ اور انہین کے حامی بھرنے لگے العیاذ باللہ من ہذا۔ یا مصلحۃ للوقت حضرت عمرؓ نے حکم نبی صلعم تبدیل و تنسیخ کر کے طلاق ثلاثہ رجعی کو طلاق مغلظ قرار دیا کوئی مسلمان ایسے صحابہ جلیل القدر پر ایسا گمان کر سکتا ہی کہ حکم خدا و رسول عہد خلافت ہین اپنی رای سے بدلکر جسکو خدا و رسول نے حلال کیا ہو اُسکو حرام کر دین کیا جسطرح سرور کائنات کے وقت ہین نسخ و تبدیل ہوا کرتا تھا اسیطرح تا یوم قیامت یہ نسخ و تبدیل بذریعہ اے خلیفہ وقت ہونا جایز ہی تو شاید ابھی تک

دین کامل نہین ہوا ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ لوگ بطریق غیر مسنون طلاق دینے لگے تو سیاسۃً
حکم طلاق رجعی کو مغلظہ سے بدل دیا واہ کیا کہنا سوجھی تو خوب مگر یہ نہین خیال کیا کہ طلاق دینے والے نے
تو اتنا ہی قصور کیا کہ بطریق غیر مسنون طلاق دیا مگر حضرت عمرؓ نے تو طرہ یہ کیا کہ حکم رسول ہی کو بدل دیا
مخالفت نبی سے بڑھکر کیا ہے نبی کے حکم کو بدل دینا یا بغیر طریقہ مسنون کوئی کام کرنا اول تو یہی بات دلیل
طلب ہے کہ تین طلاق دینا ایک جلسہ مین ممنوع و گناہ ہے یا نہین امام شافعیؒ اسکو گناہ ہی نہین
سمجھتے ہین چنانچہ بعض اصحابؓ کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے حضرت حسنؓ کی حدیث و دیگر آثار
اس بارہ مین اوپر مروی ہوئی ہین کہ ایک جلسہ مین تین طلاق دینا گناہ ہے یا نہین یہی مسئلہ متفقہ
نہین ہے تو ایسے امر مختلف نیہ کیواسطے حضرت عمرؓ کا اتنا بڑا گناہ اختیار کرنا کہ برخلاف حکم خدا و رسول کے
ایک اپنا نیا حکم جاری کیا جلالت شان فاروقیؓ و اتباع رسول اس بات کو جایز نہین رکھتی
اگر اُنکے نزدیک اسطرح طلاق دینا گناہ تھا تو ایسے طلاق کی سزا فرماتے نہ یہ کہ دوسرے شخص کو گناہ
سے بچانے کے لئے اپنے سر الزام تبدیل حکم کا لیتے۔ علاوہ اسکے اگر یہ بات سیاسۃً یا مصلحۃً
للوقت جایز ہے کہ غیر نبی حکم خدا و رسول کو اپنی رائے سے بدلکر برخلاف اُسکے کوئی دوسرا حکم جاری
کرے تو اُسکی کیا دلیل ہے ذرا پیش کرنا چاہیے تو پھر آیت الیوم اکملت لکم دینکم
کے کیا معنی بتلائیگا احکام فرعی البتہ حسب اقتضائے وقت بر طبق قانون شرعی اجتہاد
یا استنباط جو مخالف نص صریح کے نہو نکالکر جاری کر سکتا ہے نہ یہ کہ ایسے حکم صریح رسول جسپر برابر تعامل
زمانہ خلافت تک حضرت ابو بکر صدیقؓ کے چلا آتا ہے بدلکر برخلاف اُسکے دوسرا حکم جاری کرے

الغرض اس طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کے مغلظہ ہونے پر جو حسب سیاق و سباق روایت
حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ اجماع ہوا وہ اجتہادا یا جبرًا یا مصلحۃً للوقت نہین ہوا تھا بلکہ وجہ اُسکی
یہ تھی کہ طلاق فم واحد والی بعض صحابہ استنباطًا یا حکمًا واحدہ رجعی شمار کرتے تھے تصریح یا تنسیخ اُسکی جو

حضرت صلعم سے مروی تھی وہ کل صحابہ پر تا زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض مخفی تھی اُسکو حضرت عمر رض نے
اپنی خلافت مین شایع کیا اور چونکہ وہ حکم حضرت عمر رض کا موافق حکم رسول کے تھا اسلیے کسی صحابہ کو
اُسکے انکار نہوا بلکہ جنکو معلوم تھا اور جسکو نہین معلوم تھا سب لوگ نے بالاتفاق حضرت عمر رض کی
موافقت فرمایا اور حضرت ابوبکر رض کے عہد خلافت مین چونکہ یہ طلاق نادر الوجود وقوع مین تھا اسلیے
خبر اوسکی حضرت ابوبکر صدیق رض کو یا دوسرے صحابہ کو جنکو اسکی تصریح یا تنسیخ معلوم تھی نہ پہونچی اور
جب خلافت عمر رض مین اسکی ذرا کثرت ہوئی تو یہ واقعہ سب لوگ کو معلوم ہوگیا تو حضرت عمر رض نے
اُسکی تغلیظ کو جو آپکو معلوم تھی جاری و شایع کیا جیسا لفظ فامضاہ. عمر رض سے مفہوم ہوتا ہی اور
تعامل بعض الناس کا زمانہ حضرت صلعم سے تا زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے مخفی رہنا کوئی مستبعد
نہین دیکھو روبروا آنحضرت صلعم کے حکم متعہ تو بالاتفاق منسوخ ہوگیا تھا مگر پھر بھی لوگ تعامل اسکا
زمانہ مین آنحضرت صلعم و حضرت ابوبکر صدیق رض کرتے تھے اور نبی صلعم کو اور حضرت ابوبکر رض کو اس تعامل سے
مطلقاً اطلاع نہوئی بلکہ خلافت مین حضرت عمر رض کے اس تعامل کی اطلاع ہوئی تو حضرت عمر رض نے
لوگونکو اس سے روکا معارضہ کسی فعل کا عہد سرور کائنات اور خلافت مین حضرت ابوبکر صدیق رض
کے بعض صحابہ کا تعامل پایا جانا اس بات کو مستلزم نہین ہی کہ خواہی نخواہی حکم سے نبی صلعم کے
وہ تعامل تھا یا نبی صلعم کو اُس تعامل کی خبر بھی ہو اور سکوت فرمایا ہو بلکہ ممکن ہے کہ بسبب قلت
وقوع کے اُس تعامل کی شہرت نہوئی اسلیے اُسکی ممانعت صادر نہوئی اور جب اُسکی شہرت ہوئی
تو جن لوگونکو اُسکی ممانعت معلوم تھی اُنھون نے اُسکی حرمت کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حلت متعہ کو
آنحضرت صلعم نے اپنی حیات ہی مین حجتہ الوداع یا عام اوطاس مین حرام فرما دیا تھا لیکن چونکہ
سب صحابہ کو یہ حکم نہین پہونچا تھا اسلیے بہت صحابہ عہد سرور کائنات سے تین برس خلافت
حضرت عمر رض تک تعامل اسکا کرتے رہے لیکن جب حضرت عمر رض کو اس تعامل کی خبر پہونچی تو آپنے منع کردیا

ابن حجر تلخیص الحبیر مین فرماتے ہین کہ مسلم مین یہ روایت موجود ہی **عن** ابی الزبیر سمعت جابر بن سمرۃ یقول کنا نستمتع بالقبض الدقیق او التمر الایام علی عہد رسول اللہ صلعم وابوبکر وصدرا من خلافت عمرؓ فنہی عنہا عمرؓ فی شان عمر بن الحریث **ترجمہ** جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ ہم لوگ ایک مٹھی ستو وچھارہ پر زمانہ مین آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیقؓ اور صدر خلافت عمرؓ مین متعہ کیا کرتے تھے پس منع کر دیا حضرت عمرؓ نے متعہ کرنے سے عمر بن حریث کی واقعہ مین عبد الرزاق نے مصنف مین روایت کیا ہی **عن** ابن جریج عن عطا ابن ابی رباح عن ابن عباسؓ کان یراہا حلالا ویقرء فما استمتعتم بہ منہن قال ابن عباسؓ فی حرف ابی ابن کعب الی اجل مسمی قال وکان یقول یرحم اللہ عمرؓ ما کانت المتعۃ الا رحمۃ من اللہ یرحم بہا عبادہ ولولا نہی عمرؓ ما احتج الی الزنا **یعنی** عطا فرماتے ہین کہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ متعہ کو حلال سمجھتے تھے کہ متعہ اللہ کی رحمت تھی اپنے بندہ پر اگر حضرت عمر منع نہین فرماتے تو لوگون کو زنا کی طرف حاجت نہوتی۔ اسیطرح بہت صحابہ سے حلت متعہ مروی ہی ابن حزم نے محلی مین کہا ہی کہ **وقال** ثبت تحلیلہا بعد رسول اللہ صلعم عن جماعۃ من السلف منہم الصحابۃ اسماء بنت ابی بکرؓ وجابر بن عبد اللہؓ وابن مسعودؓ وابن عباسؓ ومعویۃ وعمر بن الحریث وابو سعید وسلمۃ ومعبد ابنا امیۃ بن خلف ومن التابعین طاؤس وعطا وسعید ابن جبیر وسائر فقہاء مکہ **یعنی** حلت متعہ کی ایک جماعت سلف سے منقول ہے صحابہ سے اسماء بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ وابن مسعود و ابن معویۃ وعمر بن الحریث وابو سعید وسلمہ ومعبد بیٹے امیہ بن خلف کی اور تابعین سے طاؤس۔ و عطا وسعید بن جبیر و باقی فقہاء مکہ۔ انتہی ما فی تلخیص الحبیر۔ اب مین پوچھتا ہون کہ

جابر بن سمرہ کے یہ کہنے سے کہ ہم لوگ زمانہ مین آنحضرت صلعم و صدر خلافت تک حضرت عمرؓ کی متعہ کرتے
تھے تو کیا اس کہنے سے یہ لازم آیا کہ نبی صلعم نے و حضرت ابو بکرؓ نے و صدر خلافت تک حضرت عمرؓ نے
بعد منسوخ ہونے کے بہی اس تعامل کو جایز رکھا باوجود علم ہونیکے کبھی آنحضرت صلعم یا حضرت ابو بکرؓ نے لوگونکو
اس فعل منسوخہ سے باز نہین رکھا العیاذ باللہ آنحضرت کی عہد مین فعل ناجایز ہوا اور آنحضرت صلعم باوجود علم کے
نہ روکین بلکہ جواب مین اسکے یہی کہنا ہوگا کہ امر تعامل الناس کا آنحضرت صلعم اور حضرت ابو بکرؓ کو بعد
منسوخیت کے علم نہوا اسلیے انکی وقت مین حرمت زیادہ شایع نہوئی اور جب خلافت مین حضرت
عمرؓ کے یہ بات معلوم ہوئی کہ ابھی تک لوگ متعہ کرنے کو حلال جانتے ہین تو آپنے اسکی حرمت کو شایع کیا اب
ذرا انصاف سے ان دونون واقعہ طلاق ثلاثہ و متعہ کو دیکھنا چاہیے جسطرح متعہ دو تین برس تک
خلافت حضرت عمرؓ کی مخفی رہنا ممکن تھا بلکہ مخفی رہا اور تعامل اسکا لوگ کرتے رہے یہانتک کہ
عمرو ابن الحریث کے واقعہ مین یہ بات ظاہر ہوئی اور پوری طور سے حرمت شایع کیگئی تو طلاق ثلاثہ جلسہ
واحدہ کی مغلظہ ہونیکی تصریح یا تنسیخ مخفی رہنا ہرگز مستبعد نہین تو باطل ہوگیا قول حافظ ابن قیم کا جسکو
صاحب معاش نے نقل کیا ہی نیل الاوطار سے کہ بہت بعید ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کیوقت مین
اور خلافت ابو بکرؓ مین طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ مغلظہ کو لوگ واحد رجعی شمار کرتے رہے اور کسی نے
نہین روکا جو جواب تعامل متعہ کا تا زمانہ صدر خلافت حضرت عمرؓ کے ہے وہی جواب تعامل طلاق ثلاثہ
کی واحد رجعی ہونیکا تا زمانہ صدر خلافت حضرت عمرؓ کی ہی جس دلیل سے حافظ ابن قیم نے طلاق ثلاثہ
جلسہ واحدہ کو واحد رجعی ہونیکا دعوی کیا ہی بجنسہ اسی قسم کی تقریر کرنے سے متعہ بھی حلال ہوگا
اور متعہ کو خود ابن قیم حرام کہتے ہین تو طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کو مغلظہ کہنا پڑیگا ورنہ ترجیح بلا مرجح
لازم آویگی بلکہ حرمت متعہ کا فتوی حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے صحیح طور سے مروی بھی نہین ہی بخلاف
طلاق کے مغلظ ہونے مین کسی صحابہ کا خلاف صحیح طور پر منقول نہین ہی کتاب الوثایق مین ابن مغیث نے

جو بعض صحابہ حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ وغیرہ کو طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ مین مفتی واحد رجعی سے شمار کیا ہی
ہرگز سند صحیح سے ثابت نہین ہی بلکہ انہین لوگون سے سند صحیح سے مغلظہ ہونیکا فتوی منقول ہے
جیسا کہ اوپر منقول ہوا قول ابن مغیث کا یہ ہی جسکو علامہ ابن قیم نے اغاثہ مین نقل کیا ہی **قال**
ابن مغیث اختلف اهل العلم بعد اجماعهم علی انه مطلق کم تلزمه
من الطلاق فقال علیؓ ابن طالب و ابن مسعودؓ تلزمه طلقة واحدة وبمثله قال
ابن زبیرؓ و عبد الرحمن بن عوفؓ انتهی مقام استدلال مین حدیث معلق قابل التفات
نہین تعلیقات امام بخاری کی تو بالاتفاق مقبول نہین پھر دوسرا کون ہی خصوصا جبکہ بسند
صحیح انہین سے خلاف مین مروی ہے حافظ ابن قیم نے اغاثۃ اللهفان مین اس مسئلہ کو بڑی زور
شور سے لکھا ہی اور دربارہ اثبات واحد رجعی کے ہین لیکن سوائے حدیث عبد اللہ ابن عباسؓ کے
اور کوئی حدیث نقل نکر سکے نہ کوئی فتوی صحیحہ صحابہ سے دربارہ واحد رجعی کے بسند صحیح نقل کیا
بلکہ اغاثۃ اللهفان مین اقرار کیا ہی کہ کسی صحابہ سے سوائے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کے کوئی فتوی
بسند صحیح منقول ہی نہین ہی **قال ابن قیم** فی اغاثة اللهفان وصح عن ابن
عباسؓ انه جعلها واحدة ولم نقف علی نقل صحیح عن غیره من الصحابة بذلک
ولذلک لم نعد ما حکی منهم فی الوجوه المبنیة للنزاع وانما نعید ما وقفنا
علیه یعنی حضرت ابن عباسؓ سے البتہ بسند صحیح مروی ہی کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کو واحد رجعی کا
فتوی دیتے تھے اور کسی صحابہ سے بسند صحیح اس بارہ مین فتوی منقول نہین ہی اور اسیواسطے مینے
اسکو ذکر نہین کیا جو لوگ انسے روایت کرتے ہین محل نزاع مین ہمنے اسیکو ذکر کیا جسپر مجھے اطلاع
ہوئی ابن قیم نے کتاب الوثایق کو دیکھا ہی چنانچہ اسکی عبارت و اقوال نقل کرتے ہین اگر کسی صحابہ سے
کوئی فتوی بسند صحیح منقول ہوتا تو ضرور نقل کرتے بلکہ حافظ ابن قیم نے تو اقرار کیا کہ کسی صحابہ سے

سوائی ابن عباسؓ کے کوئی فتویٰ نہین ہی اگر کسیکو بسند صحیح کوئی فتویٰ ملے تو ذرا نقل کرے اور اگر
بالفرض ہو بھی تو پھر رجوع بھی اُنسے بسند صحیح منقول ہی جیسا کہ مینّے اوپر ذکر کیا باقی فتویٰ
حضرت ابن عباسؓ کا تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اول تو وہ قول کہ طلاق ثلاثہ بفم واحد ایک ہوتی ہی
قول ابن عباسؓ کا نہین ہی بلکہ وہ قول عکرمہ کا ہی جیسا کہ ابو داوُد سے اوپر منقول ہوا اور جب
اُنسے بسند صحیح کئی فتویٰ مغلظ ہونے مین منقول ہین تو اس سے اور بھی مذہب جمہور کے حق و صحیح
ہونیکی دلیل نکلتی ہی کیونکہ طلاق ثلاثہ کی رجعی ہونیکی بھی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہی راوی
ہین تو باوجود نقل کرنے حکم رسول اللہ صلعم کے کہ طلاق ثلاثہ واحدہ رجعی ہوتی ہی اور خود
بھی واحد رجعی ہونیکا فتویٰ دیتے تھے پھر کیون مغلظ کا فتویٰ دینے لگے ذرا سا عقل والا بھی
سمجھہ سکتا ہی کہ جب تک اُنکی نزدیک تصریح یا تنسیخ آنحضرت صلعم سے نہ پہونچی ہوگی ہرگز خلاف
روایت کی فتویٰ نہین دیتے ورنہ سخت محل الزام ہی اور اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی صحابی
اپنی حدیث مرویہ کے خلاف فتویٰ دی نہین سکتا ہی جب تک کہ کوئی وجہ معقول اُسکی نزدیک
اُس حدیث کی خلاف عمل یا فتویٰ دینے کے واسطے نہو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیع لونڈی
کو طلاق کا حکم دیتے تھے باوجود حدیث مرویہ اپنی اُسکی خلاف انہین سے مروی ہی تو کوئی وجہ
معقول اُنکی پاس اُس ظاہر حدیث کی خلاف عمل کرنیکی ضرور تھی گو وہ وجہ دیگر مجتہدین کے
نزدیک کافی نہو احادیث و آیات محتمل المعنیٰ و التاویل مین راوی کے سمجھہ کی اتباع لازم نہین جبکہ
دوسرا معنی بھی پیدا ہوتا ہی جس مجتہد کے نزدیک جس معنی کو ترجیح ہوگی اُسیکا فتویٰ دیگا
جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ خلع کو فرقت کہتے ہین اور قصہ خلع ثابت بن قیس کو طلاق بالمال
قرار دیتے ہین نہ خلع حالانکہ اس حدیث کو خود ہی روایت کیا ہی لیکن تاویل کرتے ہون تاویل
ایک مجتہد کی دوسرے مجتہد پر حجت نہین ہے ورنہ معاذاللہ مصداق مصرع مخالف نبی کا ہی دشمن خدا کا ؛

ہی غرضکہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کا طلاق ثلاثہ کے رجعی ہونے مین مغلظہ کا فتویٰ دینا صاف
کہہ رہا ہے کہ یا تو لوگ نادانستگی سے رجعی خیال کرتے تھے یا نسخ معلوم نہین تھا خلافت
حضرت عمرؓ مین تصریح یا تنسیخ شایع ہوئی باالاتفاق سب صحابہ اور خود حضرت ابن عباسؓ
مغلظ کا فتویٰ دینے لگے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین ہی **قال الامام الشافعی**
یشبہ ان یکون ابن عباسؓ قد علم شیئا ثم نسخ لانہ لا یروی عن رسول
اللہ صلعم یخالفہ بشیٔ لا یعلمہ کان من النبی صلعم فیہ خلاف **تنبیہ**
اب حافظ ابن قیم کے بعض اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہی جو مذہب جمہور پر کیا ہی **قولہ**
و اقول کر کے گو بالاجمال سبکا جواب ہو چکا مگر عبارت عربی کا ترجمہ کر کے جواب دیا جائیگا
تاکہ عام لوگونکو فائدہ ہو و بس۔ حافظ تقی الدین ابن تیمیہ و حافظ ابن قیم کی جلالت شان کا
مجھے انکار نہین ہے و نہ انکی تبحر کا لیکن اس کہنے پر بھی ہم مجبور ہین کہ متفرد فی المسئلہ
ہونیکا بھی ضرور شوق تھا چنانچہ مسئلہ زیارت قبر آنحضرت صلعم وغیرہ شاہد ہین **فصل**
قولہ محال ہے یہ بات کہ زندگی آنحضرت صلعم اور حضرت ابو بکرؓ کے فعل نا مشروع پر عمل ہوا اور آنحضرت
صلعم اور حضرت ابو بکرؓ کو اسکی خبر نہوئی **اقول** اسمین کوئی استحالہ نہین دیکھو متعہ کو آنحضرت صلعم نے
ابد الآباد کے لئے حرام فرمایا تھا لیکن پھر بھی تعامل اسکا عہد سرور کائنات و خلافت حضرت
ابو بکر صدیقؓ مین باقی تھا اور اس تعامل کی لوگونکو خبر نہ تھی خلافت حضرت عمرؓ مین حرمت اسکی
شایع ہوئی کما سبق اسیطرح تعامل طلاق ثلاثہ کی رجعی سمجھنے کا لوگونکی آنحضرت صلعم کو اور حضرت
ابو بکرؓ کی خلافت مین عالمین تصریح یا تنسیخ کو خبر نہوئی اور جب خبر ہوئی تو رد کیے گئے اور
مغلظ ہونیکا فتویٰ شایع کیا گیا **قولہ** آنحضرت صلعم نے طلاق جلسہ واحدہ کو رجعی کا فتویٰ دیا
اقول وہ فتویٰ صحیح آنحضرت صلعم کا کہان ہی بسند صحیح ذرا پیش کرنا چاہیے حدیث عبد اللہ

ابن عباسؓ مین تو فتویٰ آنحضرت صلعم کا مذکور نہین ہی اُسمین تو فقط تعامل بعض لوگونکا ذکر ہی جبتک تصریح حکم نبوی نہین ثابت کیجائیگی ثبوت مدعی نہین ہوگا ممکن ہی کہ بعض لوگون کا تعامل طلاق ثلاثہ بفہم واحد مین اجتہاداً ہو زیادہ توضیح اسکی آگے فائدہ مین آویگی **قولہ** حافظ ابن قیم نے زاد المعاد مین کہا ہی کہ حضرت عمرؓ نے طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کو اجتہاداً اور سیاسۃً مغلظ قرار دیا **اقول** بقول مانعین وقوع طلاق مغلظ اگر طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ رجعی بفتویٰ آنحضرت صلعم کے شمار کیا جاتا تھا تو یہ حکم تغلیظ حضرت عمرؓ کا اجتہاداً نہین ہی بلکہ مخالف نص صریح کے ہے کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہوسکتا ہی کہ حضرت عمرؓ یا کوئی دوسرا شخص فتویٰ نبویہ کے خلاف حکم دے سکتا ہے ہرگز نہین اجتہاد موافق نص کے ہونا چاہیئے نہ مخالف نص صریح کے اجتہاد مخالف نص صریح کے مردود ہی عام لوگون سے ایسا ہو نہین سکتا ہی چہ جائیکہ خلفاؓ راشدین سے **قولہ** طلاق ثلاثہ جلسۂ واحدہ کی رجعی ہونیکا ثبوت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور لغت عرب و عرف تخاطب سے ثابت ہوتا ہی **اقول** اگر کوئی شخص بتکرار لفظ کہ انتَ طالق. انتَ طالق ایک جلسہ مین تین طلاق دی تو نہین معلوم کہ کس آیت سے و کس حدیث سے. و کون لغت. و عرف و تخاطب سے واحد رجعی ثابت ہوتا ہی ذرا پیش کرنا چاہیئے وہ لغت و محاورہ جو ذکر ہوئی ہین اگر کسیقدر مثمر رفت ہین بھی تو طلاق ثلاثہ مجمعۃ مین یعنی. انتَ طالق ثلاثا مین نہ طلاق ثلاثہ بلفظ مکررہ مین اور مانعین طلاق طلاق ثلاثہ مکررہ کو بھی واحد رجعی کہتے ہین **قولہ** کل صحابی تین برس تک حضرت عمرؓ کے یا واحدہ رجعی کا فتویٰ دیتے تھے یا اس فتویٰ کیساتھ راضی تھے اگر انکی نام شمار کئی جائین تو ہزار سے زیادہ ہوجائینگے **اقول** باوجود اسقدر زور شور سے کہنے پر بھی ایک آدمی کا نام بھی نہ لکھہ سکے فقط ہزار دو ہزار کہدینے سے کیا ہوتا ہے معرض استدلال مین نام مع سند صحیح کیساتھ لکھنا چاہیئے خود حافظ ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان مین آخر اقرار کیا ہی کہ سوائے

لہ جب درمیان طلاق واحد رجعی و طلاق مغلظہ کے نسبت تباین کی ہو یا نسبت عموم و خصوص کی تو واحد رجعی کو طلاق ثلاثہ مغلظہ کہنا تبدیل یا نسخ حکم ہے نہ تاویل و اجتہاد ۱۲ منہ

رسالہ الغیاث

...ده والصلوٰة علی من لا نبی بعده فقیر اضعف الخلیقہ مدیر تحفۂ حنفیہ نے اس رسالہ فیض مقالہ کو سرتاپا ہدایت پایا۔
...پاک اسکے مصنف ممدوح کو جزاء خیر عطا فرماے کہ کس خوبی سے مخالف معاند کا رد فرمایا۔ ہم نہین سمجھتے کہ آجکل
...مقلدین کو کیون اتنی ضد آپڑی ہے کہ مسئلہ محققہ اہل سنت مین رخنہ اندازی کرنا فرض سمجھتے ہین بالخصوص اس
...ص مسئلہ مین کہ اکثر صحابہ و تابعین و تبع تابعین مجتہدین محدثین سلف و خلف مثل حضرت عمرؓ[1] حضرت عثمانؓ[2]
...علیؓ[3] حضرت حسنؓ[4] ابن علیؓ حضرت ابوہریرہؓ[5] حضرت ابن عمرؓ[6] حضرت ابن عباسؓ[7] حضرت عمر ابن عباسؓ[8]
...مغیرہ بن شعبہؓ حضرت عائشہؓ[11] حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ[12] حضرت انسؓ[13] حضرت ابن مسعودؓ[14] حضرت[15]
...ان بن حصینؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ[16] تک ائمہ اربعہ اہل سنت[17] (۲۱) علامہ عینیؒ (۲۲)
...ب فتح الباری وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ہین طلاق جلسہ واحدہ کے طلاق مغلظ ہونیکے قائل ہین۔
...ین کہ مانعین وقوع طلاق ثلاث جن اہل حدیث کا مذہب عدم وقوع ثلاث بتلاتے ہین مراد انسے زمانہ حال کے
...عیان عمل بالحدیث ہین جو برس چھہ ماہ مین صحاح ستہ کے ورق گردانکر لقب محدث اختیار کر لیتے ہین۔ اگر
بارلہ۔ ان گمراہون کا اختلاف مضر نہین۔ یا اہل ظاہر مراد ہین تو وہ بہی خارج از اہل سنت ہین ہان بعض محدثین
متاخرین کسی غلطی سے اسطرف گئے ہون تو شذوذ کی بنا پر انکا قول قابل التفات نہین ہے جیسا کہ علامہ عینی صاحب فتح الباری نے
...یہون تو علامہ مصنف نے بہت سے دلایل قاہرہ بیان فرماے مگر یہ حدیث شریف بہی مخالفین کے ہفوات مخذولہ کے رد کیلیے

رواہ البیہقی من حدیث معاذ بن معاذ حدثنا شعبة عن طارق بن عبد الرحمن سمعه
...عاصم قال سئل رجل المغیرة انا شاهد ان رجلا طلق امرأة مائة فقال ثلثة تحرم وسبعة وتسعين
...وذكر البيهقي ان رجلا اتى عمران ابن حصين وهو في المسجد فقال رجل طلق امرأته ثلاثا في مجلس فقال
...ثم به حرمت عليه امرأته قال طلق الرجل فذكر ذلك لابي موسى يريد بذلك عيبه
...ى ان عمران قال كذا وكذا فقال ابو موسى اكثر الله فينا مثل ابي نجيد +

...خادم العلماء والاطبا حکیم محمد یوسف حسن حنفی قادری (مدیر تحفۂ حنفیہ) عفا عنہ الباری

تقریظ

حامدًا ومصلیًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا الی السواء السبیل وجعلنا من امۃ نبیہ الصفی الخلیل الجلیل النبیل سیدنا وشفیعنا
النبی الامی الحری بالتعظیم والتبجیل ونصلی ونسلم علی نبینا محمد ن البدر التام خیر البشر وسید الانبیاء
وافضلہا خاتم وعلی آلہ واصحابہ وتابعیہ وتبع تابعیہ الکرام الذین ہم مصابیح الظلام وائمۃ
الاسلام وبہجۃ اللیالی والایام ۔ اما بعد ان ہذا العبد الذلیل بالتحقیق المعتصم بذیل سیدہ ومولاہ ا
وامام المسلمین ابی بکرؓ الصدیق الفرید العتیق المسمّٰی بوحید والملقب بعبید الصدیق الس
العظیم آبادی غفر لہ اللہ ذو الایادی قد تشرف بمطالعۃ ہذہ الرسالۃ الشریفۃ والعجالۃ المنیفۃ
العالم الاجل الاکمل الفاضل الابجل الاشمل حامی السنۃ السنیۃ وماحی البدعۃ الدنیۃ معین ا
ومہین الکفرۃ والمبتدعۃ السیف المسلول علی الوہابیۃ اللئام ومبکتہم بالالزام
العظام وبقیۃ الاسلاف الفخام وحید العصر مولانا المولوی سید محمد ابو النصر حفظہ اللہ س
فوجدتہا قرینۃ للحق والصواب وفریحۃ للارتیاب محتویۃ علی تحقیقات بانقۃ انیقۃ وتقر
رشیقۃ مشتملۃ علی ما ہو الحق الصریح ومبطلۃ لما ہو الکذب القبیح فجزاہ اللہ المصنف حسن الج
سید الانبیاء وسند الاصفیا مولانا محمد ن المصطفیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ و
من اللہ العلی الاعلیٰ ہذا وقد املیت التقریظ بالارتجال ولولا الاستعجال لمانع
النال مما اہمنی من کثرۃ الآلام والاشغال لاخترت التفصیل عن الاجمال وشرحت
والآن نختم کلامی بحمد اللہ الملک العزیز المتعال والتسلیمات علی اکرم الاولین وا
محمد صاحب الجلال والجمال وعلی اصحابہ وآلہ خیر اصحاب وآل تمت بالخیر ✤